سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۷

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضہ خلیفہ اول کی تحریک سے ارشاد پر حضرت اولوالعزم سیدنا صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر رضہ مصلح موعود خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

الحکم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیا در بزم مستاں تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

قیمت جو پیشگی لی جائیگی

قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر ماہ کی ۷ و ۱۴ و ۲۱ و ۲۸ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گرائی چہا در قادیاں بینی ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

جلد ۱۹	مورخہ ۲۸ اگست ۷ ستمبر ۱۹۱۵ء سنہ عیسوی	نمبر ۲۸ و ۲۹

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے

یہ بالکل سچ ہے۔ کہ قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے اور ہر ایک مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرے مگر اسمیں بھی کلام نہیں۔ کہ تلاوت کی اصلی غرض عمل ہے اور اعتقادی قوتوں کا نشوونما اس وقت تک نہیں ہوتا جبتک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل نہ کرے اور یہ آگاہی قرآن کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ترجمۃ القرآن کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ اور اس میں با محاورہ ترجمہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں۔ اور اس ترجمہ اور نوٹوں کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت اور اعجازی قوت کو ظاہر کیا جاوے۔ اور ترجمہ اور تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضروریات اور مخالفین اسلام کے موجودہ اعتراضات کو مدنظر رکھ کر لکھے گئے ہیں۔ عاشق القرآن کریم حضرت مولانا مولوی حافظ نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے درس کے نوٹوں اور آپکی تحریروں اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغفور کی تحریروں اور ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات سے جمع کئے گئے ہیں۔ کیا آپ نے اب تک ان ملفوظات کو نہیں پڑھا تو ضرور پڑھیں۔ اسمیں نور اور ہدایت ہے۔ ہدیہ فی پارہ عصر پارہ ۲۴ سے ۳۰ تک اور ۱۵-۱۶ شائع ہو چکے ہیں۔ اور سترھواں پارہ بھی خدا کے فضل سے چھپ کر شائع ہو گیا ہے حسب معمول وہ بھی خریداران کے نام وی پی ہوگا۔ ہدیہ وہی عصر فی پارہ علاوہ محصولڈاک۔ قرآن کریم کے عاشق ذرا اس کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔

سلک مروارید حصہ سوم } سلک مروارید حصہ سوم بھی تین جزو تک چھپ گیا ہے۔ وہ بھی بہت جلد شائع ہونیوالا ہے۔ اس کے متعلق مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں پہلے دو حصے دو مرتبہ چھپکر ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور قبولیت کا خراج حاصل کر چکے ہیں قیمت حصہ ۴ ر علاوہ محصولڈاک ہوگی۔ ممکن ہے کہ پارہ کے ساتھ روانہ ہو سکے۔

نوٹ:۔ جو صاحب پارہ یا سلک مروارید کا وی پی جسکی مجموعی قیمت ۱۲ ہوگی لینے کو تیار نہ ہوں۔ وہ براہ کرم اطلاع دیں

دفتر الحکم قادیان۔ دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی چھپکر شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر و پبلشر کیلئے شائع ہوا)

پر جو حملے ہوتے ہیں وہ **قلم** کے ذریعہ ہوتے ہیں اسلئے ضروری ہے کہ **قلم** ہی کے ذریعہ انکا جواب دیا جاوے۔

اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں ایک مقام پر فرماتا ہے کہ جس قسم کی طیاریاں تمہارے مخالف کرتے ہیں تم بھی ویسی ہی طیاریاں کرو۔ اب کفار کی طیاریاں جو اسلام کے خلاف ہو رہی ہیں انکو دیکھو وہ کس قسم کی ہیں؟ یہہ نہیں کہ وہ فوجیں جمع کرتے ہوں؟ نہیں بلکہ وہ تو طرح طرح کی کتابیں اور رسالے شائع کرتے ہیں اسلئے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم بھی انکے جواب میں **قلم** اٹھائیں اور رسالوں اور کتابوں کے ذریعہ انکے حملوں کو روکیں یہہ نہیں ہو سکتا کہ بیماری کچھہ ہو اور علاج کچھہ اور کیا جاوے اگر ایسا ہو تو اس کا نتیجہ ہمیشہ غیر مفید اور برا ہوگا۔

یقیناً یاد رکھو کہ اگر ہزاروں ہزار جانیں بھی ضائع کر دی جائیں اور اسلام کے خلاف کتابوں کا ذخیرہ بدستور موجود ہو تو اس سے کچھہ بھی فائدہ نہیں ہو سکتا اصل یہی بات ہے کہ ان کتابوں کے اعتراضوں کا جواب دیا جاوے۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن پاک کیا جاوے۔

مخالفوں کی طرف سے جو کارروائی ہو رہی ہے اسکا انسداد بجز **قلم** کے نہیں ہو سکتا۔ یہ نری خام خیالی اور بیہودگی ہے جو مخالف تو اعتراض کریں اور اسکا جواب تلوار سے ہو۔ خدا تعالےٰ نے کبھی اسکو پسند نہیں کیا۔ یہی وجہ تھی جو **مسیح موعود** کے وقت میں اس قسم کے جہاد کو حرام کر دیا۔

اس ملک میں تو عیسائیوں کی ایسی تحریریں شائع ہوتی ہی رہتی ہیں اور سب سے بڑھ کر یہہ فتنہ اسی ملک میں ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ دوسرے ملکوں میں بھی اس قسم کی شرارتیں ہو رہی ہیں مصر اور بلاد شام بیروت وغیرہ میں بھی ایسی تحریریں شائع کی جاتی ہیں یہانتک کہ لغت تک کی کتابوں میں شرارتیں کی جاتی ہیں۔

اس مقام پر حضرت حکیم الامۃ نے عرض کیا کہ حضور! فقہ اللغۃ ثعالبی کی ایک کتاب ہے اسے عیسائیوں نے چھاپا ہے اس میں الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ آلہ لکھدیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ہی نکال دیا ہے یہانتک دشمنی مدنظر ہے۔

پھر جاپان میں اشاعت اسلام کے سلسلہ پر فرمایا

میں دوسری کتابوں پر جو لوگ اسلام پر لکھہ کر پیش کریں بھروسہ نہیں کرتا کیونکہ انمیں خود غلطیاں پڑی ہوئی ہیں ان غلطیوں کو ساتھہ رکھکر اسلام کے مسائل جاپان یا دوسری قوموں کے سامنے پیش کرنا اسلام پر ہنسی کرانا ہے اسلام وہی ہے جو **ہم** پیش کرتے ہیں۔

ہاں اشاعت اسلام کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے اور اسپر اگر وہ روپیہ جو بنکوں کے سود سے آتا ہے خرچ کیا جاوے تو جائز ہے کیونکہ وہ خالص خدا کے لئے ہے۔ خدا تعالےٰ کے لئے حرام نہیں ہے جیسے میں نے ابھی کہا ہے کہ کسی جگہ کا سکہ و بارود ہو وہ جہاد میں خرچ کرنا جائز ہے یہہ ایسی باتیں ہیں کہ بلا تکلف سمجھہ میں آجاتی ہیں۔ کیونکہ بالکل صاف ہیں اللہ تعالےٰ نے سور کو حرام کیا ہے لیکن باین فرماتا ہے فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ۔ جب اضطراری حالت میں محض اپنی جان بچانے کی خاطر سور کا کھانا جائز ہے تو کیا ایسی حالت میں کہ اسلام کی حالت بہت ضعیف ہو گئی ہے اور اس کی جان پر آبنی ہے اسکی جان بچانے کے لئے محض اعلائے کلمہ اسلام کے لئے سود کا روپیہ خرچ نہیں ہو سکتا؟ میرے نزدیک یقیناً خرچ ہو سکتا ہے اور خرچ کرنا چاہئیے۔

فرمایا - دنیا تو ایسی ہے کہ کار دنیا کسے تمام نکرد۔ اللہ تعالےٰ کا یہ ایک سربستہ راز ہے جو کسی پر نہیں کھلا کہ موت کس وقت آجاوے پھر جب موت آگئی تو سب مال و اسباب یہاں کا یہاں ہی رہ جاتا ہے اور بعض اوقات اسکے وارث وہ لوگ ہوتے ہیں جنکو اگر مرنے والا زندہ ہوتا تو ایک حبہ بھی انکو دینا پسند نہیں کرتا تھا۔

پھر کیسی غلطی ہے کہ انسان اپنے مال کو ایسی جگہ خرچ نکرے جو اسکے لئے ہمیشہ کے واسطے راحت اور آسائش کا موجب ہو جاوے۔

میں حیران ہوتا ہوں جب یورپ کیطرف دیکھتا ہوں کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنانے کے لئے انمیں اسقدر جوش اور سرگرمی ہے اور ہم میں خدا تعالےٰ کی **عظمت** اور **جلال** کے ظاہر کرنے کے لئے کچھہ بھی نہ ہو یہ کسقدر بدقسمتی ہے؟ مسلمانوں کو چاہئیے کہ وہ محض اللہ تعالےٰ کی رضا کو مقدم کر لیں۔ اگر اسے خوش کریں تو سب کچھہ مل سکتا ہے مگر ان کی بھی تو بدقسمتی ہے کہ وہ اسکو ناراض کر رہے ہیں مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کو خدا نے ایک سچا دین اسلام عطا کیا تھا۔ مگر انہوں نے اس کی قدر نہیں کی خدا جانے یہ بے پروائی کیا نتیجہ پیدا کرے۔ دین کی کچھہ بھی پروا اور غیرت نہیں ہاں اگر جنگ و جدل ہے تو اس میں شیخی ریا عجب مقصود ہے۔ نہ کہ اللہ تعالےٰ کا جلال اور اسکی عظمت لیکن جو شخص ہر امر میں اللہ تعالےٰ کو مقدم کرے اور اس کے دین کی حمیت اور غیرت میں ایسا محو ہو کہ ہر کام میں اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جلال کا ظاہر کرنا اسکا مقصود خاطر ہو ایسا شخص اللہ تعالےٰ کے دفتر میں **صدیق** کہلاتا ہے۔

ہم جس طریق پر اسلام کو پیش کر سکتے ہیں دوسرا نہیں کر سکتا مگر مشکلات یہ ہیں کہ ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ **غربا** کا ہے لیکن اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ باوجودیکہ یہہ غربا کی جماعت ہے تاہم میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھکر حتی المقدور اسکے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ ہی کا فضل ساتھہ ہو تو کام بنتا ہے اور ہم اس کے فضل کے امیدوار ہیں۔

جسطرح ایک طوفان قریب آتا ہو تو انسان کو فکر ہوتا ہے کہ یہ طوفان تباہ کر دیگا۔ اسیطرح اسلام پر طوفان آ رہے ہیں مخالف ہر وقت ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں کہ اسلام تباہ ہو جاوے لیکن میں **یقین** رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائیگا۔ اور وہ اس طوفان میں بھی اس کا بیڑا سلامتی سے کنارہ پر پہونچا دے گا۔

انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی ہیں تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی کہ وہ راتوں کو اٹھہ اٹھہ کر دعائیں کرتے تھے۔ قوم تو صم بکم ہوتی ہے وہ ان کی باتیں سنتی نہیں بلکہ تنگ کرتی اور دکھہ دیتی ہے اسوقت راتوں کی دعائیں ہی کام کیا کرتی تھیں اب بھی یہی صورت ہے باوجودیکہ اسلام ضعف کی حالت میں ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جاوے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ہم سے جب اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں ہر طرح سے ہماری مخالفت کے لئے سعی کی جاتی ہے۔ یہہ میری مخالفت نہیں خدا تعالیٰ سے **جنگ** ہے میں تو یہانتک یقین رکھتا ہوں کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان میں شائع ہو تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہونچیں۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے۔

وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے جسکا دل پاک ہو اور وہ اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو کیونکہ اللہ تعالےٰ اسکو دوسروں پر مقدم کر لیتا ہے جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں انکا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالےٰ ہی کے سامنے ہے۔ وہ ہمارے اور ان کے دلوں کو خوب جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کس کا دل دنیا کے آسود اور نمائش کے لئے ہے اور کون ہے جو خدا تعالےٰ ہی کے لئے اپنے دل میں سوز و گداز رکھتا ہو۔ یہ خوب یاد رکھو کہ **کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہو** جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے تو اس میں ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور وہ ترقی کرتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ بالکل اکیلے تھے اور اس بیکسی کی حالت میں دعوے کرتے ہیں **یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا** کون اسوقت خیال کر سکتا تھا کہ یہ دعوے ایسے بے یار و مددگار شخص کا بار آور ہوگا۔ پھر ساتھہ ہی اسقدر مشکلات آپ کو پیش آئے کہ ہمیں تو انکا ہزارواں حصہ بھی نہیں آئی۔ وہ زمانہ تو ایسا زمانہ تھا کہ سکھا شاہی سے بھی بدتر تھا۔ اب تو گورنمنٹ کیطرف سے **پورا امن** اور آزادی ہے۔ اسوقت ایک چالاک آدمی ہر قسم کی منصوبہ بازی سے جو کچھہ بھی چاہتا دکھہ پہونچاتا ... مگر مکہ جیسی جگہ میں اور پھر عربوں جیسی وحشیانہ زندگی رکھنے والی قوم میں آپ نے وہ **ترقی** کی جسکی نظیر دنیا کی تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔

اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ خود ان کی مذہبی تعلیم اور عقاید کے خلاف انہیں سنایا کہ یہ لات اور عزیٰ جنکو تم اپنا معبود قرار دیتے ہو یہہ سب پلید اور حطب جہنم ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کونسی بات عربوں کی ضدی قوم کو جوش دلانے والی ہو سکتی تھی۔ لیکن انہیں عربوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نشوونما پایا اور ترقی کی انہیں میں سے حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) جیسے بھی نکل آئے۔ اس سے ہمیں امید ہوتی ہے کہ انہیں مخالفوں سے وہ لوگ بھی نکلیں گے جو خدا تعالےٰ کی مرضی کو پورا کرنے والے اور پاک دل ہونگے اور یہہ جماعت جو اسوقت تک طیار ہوئی ہے آخر انہیں میں سے آئی ہے۔

کئی دفعہ میر صاحب (میر ناصر نواب صاحب مراد ہیں ایڈیٹر) نے ذکر کیا کہ دلی سے کوئی امید نہیں رکھنی چاہئیے مگر میرے دل میں یہی آتا ہے کہ یہ بات درست نہیں **دلی** میں بھی بعض پاک دل ضرور چھپے ہوئے ہونگے جو آخر اسطرف آئیں گے اللہ تعالےٰ نے جو ہمارا تعلق دلی سے کیا ہے یہہ بھی خالی از حکمت نہیں۔ اللہ تعالےٰ سے ہم کبھی ناامید نہیں ہو سکتے۔ آخر خود میر صاحب بھی دلی ہی کے ہیں۔ (منشی عبد العزیز بابو محمد اسماعیل صاحب وغیرہ بھی دہلوی ہی ہیں۔ حکیم الامۃ) غرض یہ کوئی ناامید کرنے والی بات نہیں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک اور کامل نمونہ ہمارے سامنے ہے کہ مکہ والوں نے کیسی مخالفت کی اور پھر اسی مکہ میں سے وہ لوگ نکلے جو دنیا کی اصلاح

کرنے والے ٹھہرے - کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) انہیں میں سے تھے وہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) جنکی بابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر کی قدر و منزلت اللہ تعالےٰ کے نزدیک اسبات سے ہے جو اسکے دل میں ہے - پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں مکہ والوں میں سے تھے - حضرت عمرؓ بڑے بھاری مخالف تھے یہانتک کہ ایک مرتبہ مشورہ قتل میں بھی شریک اور قتل کے لئے مستعد ہوئے لیکن آخر خدا تعالےٰ نے ان کو وہ جوش اظہار اسلام کا دیا کہ غیر قومیں بھی ان کی تعریف کرتی ہیں اور ان کا نام عزت سے لیتے ہیں -

غرض

ہمکو وہ مشکلات پیش نہیں آئے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے باوجود اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے جب تک پورے کامیاب نہیں ہوگئے اور آپ نے اذا جاء نصر اللہ والفتح و رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھہ نہیں لیا -

آج ہمارے مخالف بھی ہر طرح کی کوشش ہمارے نابود کرنے کی کرتے ہیں مگر خدا کا شکر ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اور انہوں نے دیکھہ لیا ہے کہ جسقدر مخالفت اس سلسلہ کی انہوں نے کی ہے اسی قدر **ناکامی** اور **نامرادی** انکے شامل حال رہی ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو بڑہایا ہے یہہ تو خیال کرتے اور رائے لگاتے ہیں کہ یہہ شخص مر جاویگا اور جماعت متفرق ہو جاوے گی - یہہ فرقہ بھی دوسرے فرقہ برہموؤں وغیرہ کیطرح ہے کہ جن میں کوئی کشش نہیں ہے + اسلئے اسکے ساتہہ ہی اسکا خاتمہ ہو جاویگا - مگر وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالےٰ نے خود ارادہ فرمایا ہے کہ اس سلسلہ کو قایم کرے اور اسے ترقی دے - کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرقے نہ تھے - اسوقت انکے مخالف بھی یہی سمجھتے ہونگے کہ بس اب ان کا خاتمہ ہے لیکن خدا نے ان کو کیسا نشو و نما دیا - اور پھیلایا - ہمکو سوچنا چاہئے کہ اگر کوئی فرقہ تہوڑی سی ترقی کرکے رک جاتا ہے تو کیا ایسے فرقوں کی نظیر موجود نہیں جو عالم پر محیط ہو جاتے ہیں - اسلئے اللہ تعالےٰ کے ارادوں پر نظر کرکے حکم کرنا چاہئے - جو لوگ رہ گئے اور ان کی ترقی رک گئی انکی نسبت ہم یہی کہینگے کہ وہ اس کی نظر میں مقبول نہ تھے وہ اس کی نہیں بلکہ اپنی پرستش چاہتے تھے - مگر میں ایسے لوگوں کو نظیر میں پیش کرتا ہوں جو اپنے وجود سے جل جاویں اور اللہ تعالےٰ ہی کی عظمت اور جلال کے خواہشمند ہوں اسکی راہ میں ہر دکھہ اور موت کے اختیار کرنے کو

آمادہ ہوں پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں تباہ کر دے ؟ کون ہے جو اپنے گہر کو خود تباہ کر دے ؟ انکا سلسلہ خدا کا سلسلہ ہوتا ہے اسلئے وہ خود اسے ترقی دیتا ہے اور اس کے نشو و نما کا باعث ٹھہرتا ہے -

ایک لاکہہ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں ہوئے ہیں کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ ان میں سے کون تباہ ہوا ؟ ایک بھی نہیں اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مجموعی طور پر دیکھہ لو کیونکہ آپ جامع کمالات تھے - ساری قوم آپ کی دشمن ہو گئی اور آپ کے قتل کے منصوبے کئے مگر آپ کی اللہ تعالےٰ نے وہ تائید کی جسکی نظیر دنیا میں نہیں ملتی -

ایک دفعہ اوایل دعوت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری قوم کو بلایا یہہ ابو جہل وغیرہ سب انمیں شامل تھے - (یہاں حضرت اقدسؑ نے وہ سارا واقعہ بیان فرمایا جسکو حالی نے نظم کیا ھے ہمنے مناسب موقع کے لحاظ سے وہ شعر یہاں درج کر دئے ہیں ایڈیٹر)

اشعار

وہ فخر عرب زیب محراب و منبر — تمام اہل مکہ کو ہمراہ لیکر
گیا ایک دن حسب فرمان داور — سوئے دشت اور چڑھ کے کوہ صفا پر
یہہ فرمایا سب سے کہ اے آل غالب
سمجھتے ہو تم مجھکو صادق کہ کاذب
کہا سب نے قول آجتک کوئی تیرا — کبھی ہمنے جھوٹا سنا اور نہ دیکھا
کہا گر سمجھتے ہو تم مجھکو ایسا — تو باور کروگے اگر میں کہونگا
کہ فوج گران پشت کوہ صفا پر
پڑی ہے کہ لوٹے تمہیں گھات پاکر
کہا تیری ہر بات کا یہاں یقین ہے — کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امین ہے
کہا گر مری بات یہ دلنشین ہے — تو سن لو خلاف اسمین اصلا نہیں ہے
کہ سب قافلہ یہاں سے ہے جانے والا
ڈرو اس سے جو وقت ہے آنے والا
وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی — عرب کی زمین جسنے ساری ہلادی
نئی اک لگن دل میں سبکے لگادی — اک آواز میں سوتی بستی جگادی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اوٹھے دشت و جبل نام حق سے

اہل مجمع نے سمجھا تھا کہ یہہ مجمع بھی کسی دنیوی مشورہ کے لئے ہوگا لیکن جب ان کو اللہ تعالےٰ کے آنے والے عذاب سے ڈرایا گیا تو ابو جہل بول اٹھا -

تبت لک سایر الیوم الھذا جمعتنا

غرض باوجود اسکے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ صادق اور **امین** سمجھتے تھے مگر اس موقع پر انہوں نے خطرناک مخالفت کی اور ایک آگ مخالفت کی بھڑک اٹھی - لیکن آخر آپ **کامیاب** ہو گئے اور آپ کے مخالف سب نیست و نابود ہو گئے -

---

فرمایا لوگ چاہتے ہیں کہ ترقی ہو مگر وہ نہیں جانتے کہ ترقی کسطرح ہوا کرتی ہے - دنیاداران نے تو یہی سمجھہ لیا ہے کہ یورپ کی تقلید سے ترقی ہوگی مگر میں کہتا ہوں کہ ترقی ہمیشہ **راستبازی** سے ہوا کرتی ہے اسکے لئے اللہ تعالےٰ نے نمونہ رکھا ہوا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت کا نمونہ دیکھو - ترقی اسیطرح ہوگی جیسے پہلے ہوئی تھی - اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ پہلے جو ترقی ہوئی وہ صلاح اور تقوےٰ اور راستبازی سے ہوئی تھی - وہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے جویا ہوئے اور اس کے احکام کے تابع ہوئے - اب بھی جب ترقی ہوگی اسی طرح ہوگی -

سید احمد خان قومی قومی کہتے تھے مگر افسوس ہے کہ وہ ایک بیٹے کی بھی اصلاح نکر سکے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دعوےٰ کرنا اور چیز ہے اور اس دعوےٰ کی صداقت کو دکہانا اور بات اصل یہی ھے جو کچھہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں سکھایا ھے جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے - جسقدر وہ قرآن شریف سے دور جا رہے ہیں اسیقدر وہ ترقی کے مدارج اور راہوں سے دور جا رہے ہیں -

قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ھے

اللہ تعالےٰ نے تجارت زراعت اور ذرائع معاش سے جو حلال ہوں منع نہیں کیا مگر ہاں اس کو مقصود **بالذات** قرار نہ دیا جاوے بلکہ اسکو بطور **خادم دین** رکھنا چاہئے - زکوٰۃ سے بھی یہی منشاء ہے کہ وہ مال خادم دین ہو -

خوب یاد رکھو کہ اصل طریق ترقی کا یہی ہے جب تک قوم اللہ تعالےٰ کے لئے قدم نہیں اٹھاتی اور اپنے دلوں کو پاک و صاف نہیں کرتی کبھی ممکن نہیں کہ یہ قوم ترقی کر سکے یہہ خیال محض غلط ھے کہ صرف انگریزی پڑھنے اور انگریزی لباس پہنے اور شراب پینے اور فسق و فجور میں مبتلا ہونے سے ترقی ہو سکتی ہے یہ تو ہلاک کرنے کی راہ ہے نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو قوم رہتی تھی کیا وہ معاش اور آسایش کے سامان نہ رکھتے تھے ؟ کیا وہ انگریزی ہی پڑھے ہوئے تھے ؟ اسی طرح لوط علیہ السلام کے زمانہ میں بھی معاش کے ذریعے تھے - اسطرح اس زمانہ میں بھی معاش کے بعض ذریعے ہیں جنمیں سے ایک یہہ **زبان** بھی ہے جو معاش کا ذریعہ سمجھی گئی ہے - لیکن وہ **زبان** جو خدا کی زبان ہے اسے اللہ تعالےٰ نے علم و معرفت کی **کنجی** بنایا ہے جب انسان تعصب سے پاک ہو کر تدبر سے قرآن شریف کو دیکھے گا اور اعراض صوری اور معنوی سے باز رہیگا بلکہ دعاؤں میں لگا رہیگا تب ترقی ہوگی -

---

یہہ لوگ جو **قومی ترقی قومی ترقی** کا شور مچا رہے ہیں میں ان کی آوازوں کو سن کر حیران ہوا کرتا ہوں کہ شاید انکو مرنا ہی بھولا ہوا ہے اور ناپایدار زندگی کو انہوں نے مقدم کر لیا ہے یہ چاہتے ہیں کہ یورپ جیسے امیر کبیر بن جاویں - ہم منع نہیں کرتے کہ حد مناسب تک کوئی کوشش نکرے مگر افراط تو مذموم امر ہے افسوس ان ترقی چاہنے والوں کے نزدیک عملی طور پر ہر ایک بدی حلال ہے یہانتک کہ زنا بھی - جیسا کہ یورپ کا عملی طریق بتا رہا ہے - اگر یہی ترقی ہے تو پھر ہلاکت کیا ہوگی ؟ پس تم اپنی نیتوں کو صاف کرو - اللہ تعالےٰ کو رضامند کرو - دعاؤں میں لگے رہو - اور دین کی اشاعت کے لئے دعا کرو یہہ منع نہیں ہے کہ خدا تعالےٰ نے جس قسم کی استعداد اور مناسبت معاش کے لئے دی ہے اس سے کام لو - زراعت ہو یا ملازمت یا تجارت کرو مگر یہہ نہیں کہ اس کو مقصود بالذات سمجھکر دل اس سے لگا لو - بلکہ دل اس سے ہمیشہ اداس رکھو اور اسے ایک ابتلا سمجھو اور دعا کرتے رہو کہ خدا تعالےٰ وہ زمانہ لاوے کہ فراغت کا زمانہ یاد الٰہی کے لئے میسر آوے - میری غرض اور تعلیم تو یہ ہے جو اسپر مخالفت کرے اسکا اختیار ہے ہنسی کرے اختیار ہے مگر حق یہی ہے -

جو لوگ آزاد مشرب ہیں وہ ایسی باتوں پر سخت ہنسی کرتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ اطفال کے درجہ پر ہیں اور ہمیں تیرہ سو برس پیچھے لے جاتے ہیں - مگر جن میں تقوےٰ ہو - اور موت کو یاد رکھتے ہیں وہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ان دونوں میں سے حق پر کون ھے ؟

میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ جب تک صحت ہے اسوقت تک یہ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں لیکن جب ذرا مبتلا ہوتے ہیں تو ہوش میں آجاتے ہیں - نیچری مذہب کے لئے اسیقدر مستحکم ہوگا جسقدر دنیوی آسایش و آرام میسر ہوگا - جسقدر مصائب ہونگے ڈھیلا ہوتا جائیگا - جو شخص دنیوی وجاہت اور عہدہ پاتا ہے اور قوم میں ایک عزت دیکھتا ھے وہ کیا سمجھہ سکتا ھے کہ دین کیا چیز ھے - ؟

جو گروہ نمازوں میں تخفیف کرنی چاہتا ہے اور روزوں کو اڑانا چاہتا ہے اور قرآن شریف کی ترمیم کرنے کا خواہشمند ھے اگر اسے ترقی ہو تو تم سمجھہ لو کہ انجام کیا ہو ؟

(اسکے ضمن میں آپ نے نواب محمد حیات خان مرحوم کا ذکر کیا کہ اللہ تعالےٰ نے کس طرح پر قبل از وقت مجھے اس کی بحالی کی اطلاع دی جسکی ہمنے اسکو بھی خبر دیدی تھی - لیکن جب بحال ہو گیا تو پھر وہ ساری باتیں جو معطلی کے زمانہ میں تھیں بھول گئیں -

حوادث روزگار کی خبرین

۸ ستمبر کی صبح اٹلی مین شمالی ہندوستان مین ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح سے بہت کچھ مشابہت رکھتی ہے کیونکہ اس تاریخ اٹلی مین سخت زلزلہ سے جان وجائداد کا بھاری نقصان ہوا۔ خاص کابریا مین ۳۴۷ جانین مکانات گرنے سے دب کر ضائع ہوئین۔ اسکے اردگرد کے قریباً بارہ دیہات کو نقصان پہنچا۔ اور پیزو۔ مونٹیمن اور مارٹی رینو قصبے بالکل تباہ ہو گئے۔ مارٹی رینو مین جانون کے نقصان کی تعداد دو ہزار ہے۔ مقام پارگلی سی تین میل اور جاپلو سے دو سو لاشین ملین۔ صدمہ سے سارا علاقہ ویرانہ معلوم ہوتا ہے۔ ملک کیحالت ایک وسیع قبرستان کے مشابہ بتائی گئی ہے۔ لاشین عفونت پھیلا رہی ہین۔ شوریدہ سر آبادی نے سامان اعانت کی ٹرین کو گھیر لیا۔ اور شور اعانت مچانا شروع کیا۔ میلون تک زمین مین شگاف ہو چکے ہین۔

ماہ رواں کی پیشینگوئی:۔ ولایت کے ایک نجومی نے ماہ ستمبر کے واسطے مندرجہ ذیل پیشین گوئیان کی ہین۔ دیکھئے ان مین سے کون کون درست ثابت ہوتی ہین۔ (۱) فرانس مین کسی بات پر سخت جھگڑا ہوگا۔ (۲) روس کی خواتین پر بہت ظلم ہوگا۔ (۳) ۲۴ اور ۲۶ ستمبر کو زلزلہ آئیگا۔ (۴) ٹرکی مین گڑبڑ مچیگا۔ (۵) جس شخص کی سالگرہ کا دن ۲۴ ستمبر ہوگا اس کے خاندان کو مصیبتون کا سامنا ہوگا (۶) جس عورت کی سالگرہ ۲۳ کو ہوگی وہ ضرور بدچلن ثابت ہوگی۔ (۷) زار روس کے خلاف شرمناک سازشین کی جائینگی جتنے کہ قتل کرنے کی کوشش کی جاوے گی۔ کیا واہیات بلین ہین +

زلزلہ زدگان اٹلی:۔ اٹلی کے زلزلہ زدہ علاقہ مین مصیبت زدون کے لئے جھونپڑیان بنائی جارہی ہین۔ اور دیگر امدادی کام بھی سرگرمی سے ہو رہے ہین۔

لو بھی علاقہ کے دور دراز مقامات پر امداد کے پہنچانے اور مزدورون کی قلت سے سخت تکلیف پیش آرہی ہے۔

اٹلی مین ایک اور زلزلہ۔ گذشتہ ہفتہ اٹلی مین سخت زلزلہ آنے کی خبر ہدیہ ناظرین ہو چکی ہے۔ ۱۳ ستمبر کو لندن سے خبر ملی کہ وہان ۱۲ کو ۸ بجے شام اور ۲ بجے ۱۳ کی صبح کو پھر زلزلہ آیا۔ جس سے بہت کچھ نقصان ہوا۔ وہ لوگ جو پہلے زلزلہ سے پریشان ہو رہے تھے گھبرا اٹھے ہین سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے

ملکہ اٹلی نے ۲ ہزار پونڈ غربا اور مصیبت زدگان مین تقسیم کرنے کے لئے مرحمت کئے ہین۔ اسی طرح کنگ وکٹر ایمینو ایل نے بھی ۴ ہزار پونڈ عنایت فرمائے۔

برہم پتر مین طوفان۔ امسال دریائے برہمپتر مین نہایت خوفناک طوفان آرہے ہین۔ بنگال کے مقامات میمن سنگھ۔ جمالپور وغیرہ بالخصوص اس طغیانی کے شکار ہوئے ہین۔ دھان وغیرہ کی فصل بالکل ڈوب گئی ہے جسکا سرسبز ہونا غیر ممکن ہو گیا ہے۔ غربا و مساکین لوگ سخت پریشان اور مایوسی کی حالت مین زندگی کے دن پورے کر رہے ہین۔ مکانون مین رہنے کا ٹھکانا نہین بیچارے ناؤمین یا بانسون کے پاڑ باندھکر رہتے ہین۔ مال واسباب کی فکر تو درکنار۔ جانون کے لالے پڑے ہین۔ جانورون کے لئے چارہ میسر نہین آتا۔ بعض غریب ایک وقت بمشکل کھانا پاتے ہین۔ اس دریا مین سینکڑون برسون سے اس قسم کے قیامت آمیز طوفان نہ آتے تھے۔ مگر اس سال گردش زمانہ نے یہ بھی رنگ دکھلا دیا۔ خدا جانے اہل ہند پر کیون اسقدر آفتین آرہی ہین کہ ایک پل چین سے نہین گذرتا کہین طاعون ہے کہین خشک سالی ہے کہین ہیضہ ہے۔ کہین زلزلہ ہے بہر حال ہر ایک صوبہ کسی نہ کسی مشکل مین پھنسا ہے۔

سری نگر کشمیر مین بارانی طوفان کی خبر صحیح ہے بارش لگاتار ۳۶ گھنٹہ تک اس زور سے ہوتی رہی کہ تمام جل تھل ایک ہو رہے تھے۔ یہان کی انگریزی بستی بالکل تہ آب ہے۔ امیراکدل کے پل کے اردگرد پانی ہی پانی پھیل رہا ہے۔ پوسٹ آفس ناؤ مین اور اکثر سیلانی لوگ بھی مکانات چھوڑ کر ڈونگون مین بود و باش رکھتے ہین ۱۹۰۳ء کا طوفان بہت سخت تھا۔ اس کی نسبت پانی کا چڑھاؤ صرف بقدر تین فٹ کے کم تھا۔ دریا اسوقت سمندر سے باتین کرتا ہے۔ سڑک کشمیر پر جابجا ٹیلے آپڑے اس باعث آمد و رفت بہت دقت طلب ہے۔ سری نگر سے لیکر ۹ میل تک تمام سڑک پانی مین ڈوبی پڑی ہے + اس طوفان کے کارن غریبون کے لئے مصیبت پر مصیبت ہے + خدا کی شان!۔

جہلم۔ دریائے جہلم ۱۲ ستمبر کو سخت طغیانی پر تھا۔ لکڑی کے بہت سے گودام بہہ گئے۔ تیراکون نے ۲ رتی سلیپر اور ۳ رتی ٹھیالیکر سینکڑون ٹھے اور سلیپر نکال لئے۔ کشمیر سے بھی سیلاب کی خبر آئی ہے۔ ۱۳ کو رات بھر ترشح ہوتا رہا۔ اور آسمان پر ابر غلیظ چھایا ہوا تھا۔

کوہ مری:۔ ۱۱ ستمبر کو ۸ بجے صبح سے بارش شروع ہوئی اور ۳۰ گھنٹے مین ۱۵ انچ پانی برسا۔ فوجی لوگ خیمون مین ہین۔ جنکے اندر بھی پانی بھرا ہوا ہے اسلئے میزون پر بستر لگا رکھے ہین۔ اگر بارش جلد نہ تھمی تو بخار اور زکام کا چرچا ہو جائیگا۔

مزید زلزلے۔ کوسنزا (کلابریا) مین ۱۲ ستمبر کو ۸ بجے شب کے زلزلہ کے تین تازہ جھٹکے اور دو ۱۳ کی صبح کو محسوس ہوئے۔ جن سے مزید نقصان واقع ہوا۔ لوگون مین عام اضطراب پھیل رہا ہے۔

نقصان اور مصیبت۔ حال کی سیلاب سے بسین ہنزگڈا ریلوے (برہما) کو جو نقصان پہنچا تھا وہ اندازہ سے بہت زیادہ ہے۔ دو ماہ سے پیشتر آمد و رفت نہ ہو سکے گی۔ مزید بارش سے جو طغیانی ہوئی ہے اس سے رہی سہی فصلین بھی غارت ہو جائینگی۔ سیلاب زدہ رقبہ پر حکام نقصان کا اندازہ کر رہے ہین۔

سیلاب:۔ بہار کے سیلاب سے عام مصیبت طاری ہے سڑکین اور کھیت ایک مہینے سے تہ آب ہین ہزارون مکانات گر پڑے کاشتکارون کی حالت قابل رحم ہے۔

بارہ مولا۔ آتشزدگی سے تباہ ہو گیا۔ خواجہ صمد جو صاحب رئیس اعظم بارہ مولہ کے بہت سے مکانات جل گئے اور سب سے زیادہ خواجہ امیرہ جو صاحب تحصیلدار جاگیر راجہ امر سنگھ صاحب کا نقصان ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۵ ہزار کے نوٹ اور ۲۵ ہزار کا کرایانہ اور ۱۰ ہزار کی مالیت کے مکان جل گئے۔ گویا خواجہ امیر جو صاحب کا ۵۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ یہان علاوہ مسلمانون کے ہندؤن کا بھی لکھو کھا تک نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے اور بالکل تباہ ہو گئے ہین کل مکانات (۱۶۰) جل گئے۔ علاوہ چھوٹے چھوٹے مکانون کے یہ آتشزدگی ایک قہر الٰہی کا نمونہ تھی بارہ مولہ کا وہ درمیانی حصہ جس سے بارہ مولہ کی رونق تھی ایک سنسان اور بھیانک سین دکھلا رہا ہے۔ وہ غریب لوگ جن کی استعداد بہت کم ہے میدان مین گریہ و زاری کر رہے ہین۔ امید کہ راجہ صاحب بہادر ان کے حال پر رحم فرما کر فوری امداد سے ان کی دستگیری فرمائینگے۔

اور رحم دل مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہم کی خدمت مین مفصل حالات بیان فرما کر معقول امداد کا بندوبست فرمائینگے۔

مریضو! مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مجربات سے فائدہ اُٹھاؤ

مینے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرکے ایک شفاخانہ کھولنا چاہا ہے جسمین اصول صحت کی خلاف ورزی کیوجہ سے جو لوگ دُکھہ اُٹھا رہے ہون انسے بقدر طاقت ہمدردی کرون مینے نہ نیپال کا سفر کیا ہے۔ نہ مجھے کسی سادھو اور سنیاسی نے کوئی نسخہ بتایا ہے۔ ہان مجھے ایک فخر حاصل ہے جو میری رائے مین بہت ہی کم مشتہرین کو حاصل ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ سالہاسال سے مین مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ثم القادیانی کے مطب مین ان کے ماتحت اور نگرانی مین ہر قسم کے مریضون کا علاج حکیم صاحب موصوف کی تجویز اور تفہیم سے کرتا رہا ہون اور اب تک بھی مجھے یہ فخر حاصل ہے بلکہ خصوصیت کے ساتھہ بیرونی مریضون کی خط وکتابت اور اون کے لئے نسخہ جات تجویز کرنا بھی میرے ہی سپرد ہے پس جو لوگ حضرت حکیم الامتہ کے طریق علاج اور آپ کی طبی تحقیقات اور واقفیت سے واقف ہین اور مین جانتا ہون پنجاب مین کوئی جگہ ہوگی جہان ایسے واقف کار موجود نہ ہون ان کے لئے اتنا کہدینا کافی ہے میرے تجربہ اور اس دعوی کی تصدیق خود مولانا ممدوح کی تحریر سے بھی ہوتی ہے۔ اور اب جو مینے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اس مین بھی میرا یہی اصول ہوگا کہ امراض عامہ جو اسباب عامہ کے ماتحت ہوتے ہین کا علاج تو ان ہزارہا مرتبہ آزمودہ اور مجربہ نسخون کے ذریعہ ہوگا جو مولویصاحب کے **مطب** مین ہمیشہ مستعمل ہوتے ہین اور خاص اور قابل غور امراض مین مولویصاحب ممدوح کے مشورہ سے یہ نسخہ جات تجویز ہوا کرینگے۔ اس بنا پر شفاخانہ جس کا نام **شفاخانہ فضل رحمانی** رکھا گیا ہے مینے قادیان مین کھولدیا ہے اس شفاخانہ کے ذریعہ سے ایک اور عظیم الشان کام بھی کرنا مقصود ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت حکیم الامتہ کی طبی **تحقیقات** اور **مجربات** کو جو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری اور ہر قسم کے جدید تجربون پر مشتمل ہے۔ بذریعہ رسالجات یا کتب کے شائع کیا جاوے۔

سرمہ زنگاری۔ حاذق طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا ہزارہا مریضو پر آزمایا ہوا آنکھون کی بہت سی بیماریون خصوصاً جالا۔ دھند۔ سبل یعنی آنکھون مین سرخ ڈورے پڑجانا۔ ڈھلکا آنکھون مین پانی زیادہ آنا۔ جرب جسمین پلکون کی سرخی نمودار ہو وغیرہ کیلئے مفید قیمت فی تولہ ۸ **سرمہ نورالعین**۔ مولوی نورالدین صاحب کا مجرب اور آزمودہ ہر ایک قسم کی آنکھون کی بیماریون مین اکسیر ہے جسمین بڑا جزو ممیرا ہے قیمت فی تولہ عہ **آتشک کی گولیان** قیمت فی ڈبیا عہ **مرہم آتشک** فی ڈبیا ۸ **سفوف جریان** (مردکو ہو یا عورت کو) چند روز کے استعمال سے مفید ثابت ہوگا قیمت فی تولہ ۸ **سفوف سوزاک**۔ قیمت سات خوراک کیلئے ایک روپیہ ۸ **حبوب باؤ گولا**۔ یہ گولیان امراض ہسٹیریا (باؤ گولا) مین از بس مفید ہین۔ عورتین عموماً اس مرض مین مبتلا ہوتی ہین اور بسبب جن بھوت کے آسیب کا وہم رکھنے کے بہت سا روپیہ خرچ کر ڈالتے ہین اور اندر اندر گھل گھل کر مرجاتی ہین۔ ان گولیون کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے قیمت فی ڈبیا عہ **عرق عنبہ** قیمت فی شیشی عہ **حب طحال** قیمت فی ڈبیا ۱۲ **کھانسی کی گولیان** فی ڈبیا ۸ **حبوب بواسیر** قیمت فی ڈبیا عہ **روغن شمیم** قیمت فی شیشی عہ **بال اڑانیکا پوڈر** فی ڈبیا ۸ **حب ضیق النفس** قیمت فی ڈبیا عہ **دوائی ناسور** قیمت فی ڈبیا کہانسیکے لئے عہ **روغن داغ** **امراض گوش** قیمت فی شیشی ۸ **مرض اٹھرا کی مجرب دوائی**۔ یہ دوائی حکیم حاذق مولوی نورالدین صاحب کی آزمائی ہوئی ہے اس سے سیکڑون عورتون کو فائدہ ہوتا ہے جن کے بچے بچپن مین اس مرض سے تلف ہوجاتے ہین یہ مولویصاحب کی مجرب چند ادویہ ہین کچھہ تو گولیان ہونگی جو عورتون کو ابتدا حمل سے شروع کرکے وضع حمل تک کھانی ہونگی کچھہ خاص قسم کی ... ہی اجوائن سیاہ ہوگی جو عورت کو شروع حمل سے تا اختتام ایام اضاعت کھانی پڑے گی قیمت کل دوائی کی جو اس تمام عرصہ مین کھائی جاوے گی عنہ **منجن**۔ قیمت فی ڈبیا ۸ **خارش کی عجیب دوائی** قیمت فی ڈبیا ۸

> ### لاکھہ شہادتون کی ایک شہادت
>
> مین تصدیق کرتا ہون کہ فضل الرحمن میری تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریون دنفث الدم اور دق مین اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا مین امید کرتا ہون کہ اگر وہ تقوے سے کام لیگا تو اسکو خود بھی اور اسکے باعث بہت لوگون کو نفع پہنچیگا الٰہی میرا گمان سچ ہو۔ آمین۔ نورالدین

ہر مرض کے لئے دوائی بذریعہ وی پی پارسل بہیجی جاوے گی جن امراض کی تشخیص بذریعہ خط وکتابت نہین ہوسکتی ان کا علاج بجز مریض کے دیکھنے کے نہین کیا جاویگا۔ ہمارا کام صرف اشتہاری طبیب بننا نہین بلکہ مریض کو شفا ہونا اصل مقصود ہے۔ ہان اس مین ذاتی نفع بھی مقصود ہوگا مگر عام اشتہاری طبیبون کی طرح نہین۔

نوٹ۔ کسی خط کا جواب بدون جوابی کارڈ یا ٹکٹ کے نہین دیا جاوے گا۔ ایسے صاحب جواب نہ آنیکی شکایت نہ کرین

المشتہر

مفتی فضل الرحمان منیجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیان

ہندوستان مین ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہین ہے کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان بھر مین ایک لاثانی کمپنی ہے مفصلہ ذیل وجوہات سے (۱) اس کا کل انتظام دیسیون کے ہاتھہ مین ہے (۲) اسکا سرمایہ دیسی کارخانون اور تجارت مین لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فائدہ پہونچتا ہے (۳) دیسیون کے ہاتھون مین انتظام ہونیکی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملک کی کمپنیون کے مقابلہ مین بالکل کم ہے اور اس لئے یہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کرچکے ہین ان کے پس ماندگان کو بلاحیل وحجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے واقف ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہین جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مدنظر رکھیگا تو وہ قائل ہو جائیگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی مین نہین کرانا چاہئے آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بن کر اپنے بال بچون اور دیگر عزیزون کے لئے ایک معقول رقم چھوڑ جانیکا انتظام کرین ہماری کمپنی پراسپیکٹس کا سرکاری مطالعہ ہی آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قائل کردیگا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھہ بھیجئے پراسپیکٹس مذکور آپ کی خدمت مین بذریعہ ڈاک پہونچ جائیگا۔

گیان چند منیجر و ایکچواری یا درخواستین بنام لاچپت رائے ساہنی سکرٹری بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہئے

مرا برف بارید بر پر زاغ نشاید چو بلبل تماشائے باغ

واقعی بڑہاپا دنیاوی خوشیون کا خاتمہ ہے اور خاصکر جبکہ اولاد نہ ہو ان کا بڑہاپا تو غضب ہے اگر آپ بھی مایوسی کی حد تک پہنچ گئے ہین تو مفصلہ ذیل غور سے پڑہین۔ **شاہی خضاب** مثل تیل بھیل کے لگایا جاتا ہے بالون کو دو منٹ مین سیاہ بھونرا کردیتا ہے نہ جلد پر داغ دیتا ہے اور نہ بالون کو سخت کرتا ہے۔ قیمت عہ **روح افزا**۔ نامردی سستی لاولدی ضعف باہ ودماغ۔ جریان دردکمر کے واسطے اکسیر ہین۔ پیر کو نوجوان اور نوجوان کو پہلوان بناتا ہے قیمت تین روپے فی شیشی۔ **روح النسا**۔ حیض بے قاعدہ کم یا زیادہ دیر یا جلدی تکلیف سے یا بالکل نہ آوے سفید پانی آوے لاولدی ہو یا دن بر سوزش ہو غرضیکہ عورتون کی سب بیماریون کے واسطے مجرب ہے فی شیشی قیمت تین روپے **فرانسیسی گلگونہ**۔ چہرہ سے چھائیان چھائیان سیاہ داغ و تل وغیرہ دور کرکے خوبصورت اور اجلا بنادیتا ہے خوبصورتی کیواسطے لازمی ہے قیمت عہ **گولیان و روغن**۔ ان کے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہین اگر کچھہ سفید ہوگئے ہون تو بھی سیاہ ہوجاتے ہین اور پھر ہمیشہ سیاہ رہتے ہین قیمت عہ **بال اڑانیکا تیل** بلا کسی تکلیف اور خارش کے دو منٹ مین نازک سے نازک جگہ کے بال بھی دور ہو قیمت ۸ فی شیشی۔ سرمہ ممیرا۔ دھند غباری لالی۔ پڑبال۔ پانی جانا۔ ابتدائی موتیا بند کے واسطے اکسیر ہے قیمت دو روپیہ فی تولہ **لبو اکسیر**۔ خونی بادی بواسیر یا آتشک سے ہو اگر ہو تو بلا تکلیف گم۔ قیمت دو روپیہ ... [illegible] ... قیمت تین روپے۔ **دوائی آتشک** مجرب اکسیر قیمت تین روپیہ دوائی سوزاک ... [illegible] ...

ڈاکٹر ایم کے بکھم ہسپتال فیروزپور شہر پنجاب —

تندرستی کا بیمہ

یعنی ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

جسکو کہ مشہور ڈاکٹر اور لندن رائل کمسٹری مدرسہ کے ممبر وکیمیکل اگزامینر ولیم ٹمرن کرہیپر صاحب بہادر نے جانچ فرما کر سرٹفکیٹ عطا فرمایا ہے

فوائد نمک سلیمانی

یہہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی قوت کا محافظ رہتا ہے اسوجہہ سے حالت تندرستی مین اسکے استعمال سے بھوک بڑہتی ہے اور غذا ہضم ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے اگر پورے پرہیز کے ساتھہ روزانہ اس نمک سلیمانی کا استعمال کیا جاوے تو نیا اور صاف خون معمول سے زائد تندرست انسان کے بدن مین پیدا ہو سکتا ہے جسکی وجہہ سے ہر طرح کی کمزوری اور سستی رفع ہو کر چستی اور مردانگی پیدا ہو سکتی ہے اور انسان صحیح و تندرست رہ سکتا ہے۔ یہ نمک سلیمانی امراض ذیل مین جو کہ معدہ کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہین مثلاً ہیضہ۔ تخمہ بدہضمی۔ نفخ۔ قراقر۔ کھٹی یا جلی ہوئی ڈکارون کا آنا۔ گلے کی سوزش۔ پیٹ کا درد۔ اسہال۔ پیچش ریاح کا درد۔ کمی اشتہا۔ بواسیر۔ قبض ان سب شکایتون مین مثل جادو کے اپنا اثر دکہلاتا ہے چونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ اور مثانہ کی گرمی کا محافظ ہے اسوجہہ سے بار بار پیشاب آنے کو بھی روکتا ہے۔ دمہ یا سانس کا پہولنا جو کہ بدہضمی غذا یا زیادتی بلغم سے ہوا اوس مین بھی یہ مفید ہے چونکہ یہ معدہ کے فضلات فاسد کو تحلیل کرتا ہے اسوجہہ سے گٹھیہ کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے ہیضہ یا طاعون کے دنون مین اسکا استعمال تریاق کا کام دیتا ہے۔

ہزارون مین سے دو چار سرٹیفکٹون کا خلاصہ

جناب معلی القاب سیر الدولہ ناظم یار جنگ اوستاد جہان میرزا خانصاحب داغ دہلوی مقام حیدرآباد دکن ۴ تاریخ جون ۱۹۰۲ء کو تحریر فرماتے ہین کہ آپکا نمک سلیمانی استعمال کیا اور انہیں اوصاف کیساتھہ موصوف پایا جیسا کہ اشتہار مین درج ہے اور جس شخص کو دیا گیا اوسنے بھی تعریف کی۔

جناب صاحبزادہ محمد امین الرحمن خانصاحب نبیرہ عالیجناب نواب صاحب والی جھجر مرحوم ۹ ستمبر ۱۹۰۴ء کو مقام لدہانہ سے تحریر فرماتے ہین کہ واقعی آپکا نمک سلیمانی بدہضمی۔ کھٹی ڈکار۔ نفخ۔ درد ریحی۔ درد شکم کے واسطے نہایت مفید پایا میرے چند دوست معدہ کی شکایت کے شاکی تھے میرے پاس آئے مین نے آپکا نمک سلیمانی اونکو دیا خدا کے فضل سے اون لوگون کو آرام ہوا۔ درحقیقت آپکا نمک سلیمانی امراض معدہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اور مین خود۔ درد ریاحی اور کھٹی ڈکارون کے مرض مین مبتلا تھا اس نمک سلیمانی سے شفا پائی۔

جناب مولوی ریاض الدین احمد صاحب استاد جناب نواب ولیعہد بہادر ریاست بہوپال تحریر فرماتے ہین کہ میرا لڑکا پانچ برس سے بعارضہ دست اور پیچش بیمار تھا اور ہر طرح کی دوا یونانی و ڈاکٹری کی گئی مگر فائدہ نہ ہوا آپکے نمک سلیمانی کا استعمال کرایا ہون جس سے اسکو فائدہ معلوم ہوتا ہے اور امید ہے کہ آپکے نمک سلیمانی سے مرض دیرینہ دفع ہو جائیگا براہ مہربانی دو شیشیان نمک سلیمانی کی اور بھیج دیجئے۔

جناب بابو سالک رام سنگہ صاحب مقام ٹوکیو ملک جاپان سے ۲۴۔ اگست ۱۹۰۴ء کو تحریر فرماتے ہین کہ مین آپکا نہایت ممنون ہون کہ آپکے بنائے ہوئے نمک سلیمانی سے سمندر کے سفر مین جو کہ مجکو جاپان آتے وقت درپیش تہا۔ بہت مدد ملی۔ سمندری بیماری مثل قے۔ متلی و چکر وغیرہ مین اسکے استعمال سے فوراً فائدہ ہوتا تھا۔ آپکا نمک سلیمانی معدے کی شکایتون کے واسطے بھی نہایت ہی عجیب دوا ہے اور کھانے مین نہایت خوش ذائقہ ہے۔

جناب بابو ٹہل رام صاحب زمیندار ڈیرہ اسمعیل خان ممبر رائل ایشیاٹک سوسائٹی وسیاح یورپ امریکہ وغیرہ ۲۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو تحریر فرماتے ہین کہ آپ کا نمک سلیمانی صرف معدہ ہی کیواسطے اکسیر نہین ہے بلکہ سمندر کی بیماریان مثل متلی۔ چکر۔ قے۔ بخار وغیرہ مین بھی اپنا اثر بہت اچھا دکہاتا ہے مین امید کرتا ہون کہ آپکا یہ نمک سلیمانی سمندر کے سفر کرنے والے لوگ اپنے ساتھہ رکھکر ضرور فائدہ اوٹھائینگے اور اسکے استعمال سے سمندر کی بیماریون سے محفوظ رہینگے۔

کلکٹر و مجسٹریٹ بلیا جناب پنڈت رمانند صاحب مصر ایم اے تحریر فرماتے ہین کہ بابو گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ہاضمہ کی قوت بڑہانے کیواسطے بہت ہی مفید ہے۔

جناب مولوی محبوب عالم صاحب مالک و ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اپنے روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۸ جنوری ۱۹۰۵ء مین تحریر فرماتے ہین ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ثقل معدہ سوء ہضمی پر متعدد بار آزمایا گیا نہایت مفید پایا کھٹی اور جلی ہوئی ڈکارون کو دور کر دیتا ہے سو ہضم اور امراض معدہ کیلئے نہایت نافع چیز ہے جن لوگون کو کھانا نہ ہضم ہوتا ہو تو وہ کھانیکے بعد تھوڑا سا نمک سلیمانی کھا لیا کرین۔

پتہ۔ نونہال سنگہ بھارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی۔ محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس۔

مفت

اگر ہمارے سرمہ کی ہر شیشی کی مہر سے آفتاب کا ٹریڈ مارک نہو گا تو وہ جعلی سمجہا جاویگا

۵۰ ہزار پڑیہ بطور نمونہ مفت

مفت

سرمہ نور

نمونہ کی تعداد یا چہزار سے بڑہا کر پچاس ہزار پڑیہ کر دی گئی ہے۔ ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی یہ وہ سرمہ ہے جو پانچ سال سے برابر مفت تقسیم ہو رہا ہے دنیا کے قریب قریب ہر حصہ مین اس کے خریدار موجود ہین سیکڑون سارٹیفکٹ ہمارے پاس معزز ڈاکٹرون اور حکیمون ورئیسون اور عہدہ دارون کے موجود ہین جنکے شائع کرنیکے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے مفید ہونیکا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ یکم دسمبر سے صرف ۳۱۔ دسمبر تک تین ہزار پڑیہ نمونہ کی لوگون نے منگائین اسپر تجربہ کے بعد ۷۰ فیصدی کی فرمائیشات آچکی ہین۔ اور یہ بھی ظاہر کردینا ضروری ہے کہ یہ نسخہ ایک فقیر صاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہین کی اجازت سے اشاعت عام کی گئی ہے آنکھہ کا کوئی مرض ایسا نہین جسپر دس بیس بار تجربہ نہوا ہو ہر مرض مین بیحد مفید ثابت ہوا ہے۔ ابتدائی نزول الماء مین اگر کسی سرمہ نے فائدہ حاصل کیا ہے تو اسی سرمہ نے ورنہ قریب قریب تمام اور اطباء اس امر پر متفق ہو گئے ہین کہ نزول الماء کا سوائے قدح کے اور کوئی علاج نہین۔ جالا۔ پہولا۔ دہند۔ غبار۔ سبل۔ پانی جانا۔ پڑبال۔ خارش موتیا بند ابتدائی۔ سرخی۔ ناخنہ۔ وغیرہ وغیرہ کو چندہی روز کے استعمال سے جڑ سے کہوتا ہے بصارت بڑہاتا ہے عام طور پر اس کے استعمال سے عینک کی حاجت نہین رہتی اور حالت مرض لگائی تو ازالۂ مرض کے لئے اکسیر ہے ایک تولہ سرمہ سال بہر سے زاید کو کافی ہے ہر حصہ ملک مین ایجنٹون کی ضرورت ہے۔ تاجرون دوافروشون اور ڈاکٹرون کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے ہر حصہ ملک مین ایجنٹون کی ضرورت ہے۔ تاجرون۔ دوافروشون اور ڈاکٹرون کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے اور قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ کئے جائینگے دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ کا آنا ضروری ہے فرمائیشات ویلیو پے ایبل منگانے مین جانبین کا اطمینان ہوگا۔ محصول وغیرہ ذمہ خریدار بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمہ خاکی فی تولہ عہ سرمہ سیاہ نجری فی تولہ ۸

کم خرچ بالانشین

دیسی تجارت کو ترقی دینے کیواسطے ہم نے خاص طور پر سوسی۔ سنگی اور مشروع اور مختلف الوضع پختہ رنگ کی تیاری کا بھی انتظام کیا ہے جو مستورات کیواسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور خوش وضعی مین یہان کے چابکدست کاریگرون نے یہ کمال دکہایا ہے کہ بالکل ریشمی معلوم ہوتے ہین اور پائداری مین تو ریشمی کی کوئی حقیقت نہین ہے ایک مرتبہ منگاکر ملاحظہ تو کیجئے۔

قیمت فی تہان قسم اول۔ طول ۱۲ گز ۱۰ گرہ عرض ۱۲ گرہ عہ قیمت فی تہان قسم دوم۔ طول ۱۲ گز ۸ گرہ عرض ۱۲ گرہ عہ

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہئے۔

المشتہر محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

نئی شرط

اس کارخانہ نے اشتہاری دہوکہ سے بچانیکی یہ تجویز کی ہے کہ ہر دوا کا نمونہ پوسٹ کارڈ آنے پر روانہ کیا جاوے۔

سرمہ سلیمانی ۔ یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے جسکے صرف چند روز کے استعمال سے جالا۔ پہولا۔ دہند آشوب چشم۔ پڑبال۔ آنکہون سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ کو فوراً دفع کرتا ہے آزمائش ضرور کیجئے بعدہ طلب کرنا قیمت فی تولہ ۸

منجن دندان ۔ جس کے استعمال سے ڈاڑہ خواہ مسوڑہ ہے کا کیسا ہی بیتاب کردہ درد ہو یا درد ہو یا مسوڑہ ورم کر گیا ہو یا دانتون سے خون جاری ہو فوراً دفع کرتا ہے اور جملہ امراض دفع ہو کر دانت مثل موتی کے نکل آتے ہین۔ قیمت فی بکس ۱۲

پوڈر بالصفا ۔ یہ پوڈر دیگر پوڈرون کیطرح نہ تو جلد کو خراب کرتا ہے اور نہ جلن کرتا ہے بلکہ جابجا مستعملہ نہایت نرم اور صاف ہو جاتی ہے اور تین منٹ مین فارغ کر دینا اسیکا کام ہے قیمت فی ڈبیا خوردکلان

المشتہر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ ضلع دہلی

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج مین قدیم ہے۔ بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانہ کثرت سے ہو گئے ہین بلحاظ قدامت اب اسے ترقی دی گئی ہے۔ اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے طیار کئے جاتے ہین اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے۔ شائقین بطور نمونہ ضرور طلب کرین۔

راقم

محمد عبد اللہ سعد اللہ تاجران عطر قنوج

ایک نظر ادھر بھی

یہ کارخانہ عطر و تیل کا عرصہ دراز سے جاری ہے مفصل فہرست طلب کرنے سے روانہ ہوگی۔

ناگر تیل ۔ یہ تیل ہمارے کارخانہ سے ایجاد ہوا ہے بالونکو سفید ہونیسے روکتا ہے۔ نزلہ آنکہون۔ درد سر وغیرہ کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ۸ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

منیجر کارخانہ فرحت افزا نسیم قنوج

<انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر ومالک کے اہتمام سے چہپکر شائع ہوا۔>

عہد فاروقی اور خلافت فضل عمری

نمبر ۲

ان اقتباسات کو جو گذشتہ نمبر میں حضرت فضل عمر کی تقریر میں سے دئیے ہیں۔ پڑھ کر باسانی سمجھ میں آجاتا ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب نے اپنے کام اور مقصد کو پورے طور پر نہ صرف سمجھ لیا ہے۔ بلکہ اشاعت اسلام کے لئے آپ کو ایک خاص جوش عطا کیا گیا ہے جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ یہ جوش آج عہد خلافت ہی میں ظاہر نہیں ہوا۔ بلکہ بچپن کے زمانہ سے مختلف رنگوں میں اس نے ظہور کیا۔ تشحیذ الاذہان اسی جوش کا ایک معمولی کرشمہ ہے اس کے بعد انصار اللہ کی جماعت اور دعوت الی الخیر کی تحریکیں اسی ایک مقصد وحید کو لے کر کی گئی تھیں۔ اور الفضل کا اجرا بھی اسی خصوصیت پر مبنی تھا۔ لیکن عہد خلافت میں یہ جوش پورے طور پر ظاہر ہو گیا۔

۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت صاحبزادہ صاحب خلیفہ ثانی منتخب ہوئے۔ اسوقت ولایت میں خواجہ کمال الدین صاحب کی مدد کے لئے ایک آدمی کی روانگی کا سوال درپیش تھا حضرت خلیفہ اول کے آخری ایام زندگی میں یہ سوال آپکے سامنے جس ہوشیاری اور چالاکدستی سے پیش کیا گیا۔ میں اس پر اسوقت بحث نہیں کرونگا بلکہ محض واقعات کے ذکر میں اتنا کہونگا۔ کہ مولوی شیر علی صاحب کا انتخاب کرا لیا گیا تھا بجائے کہ خواجہ صاحب مولوی صدرالدین صاحب کو لینا چاہتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول کے انتقال نے واقعات کی صورت بدل دی۔ خواجہ کمال الدین اور ان کے دوستوں نے بغاوت کی۔ اور مولوی شیر علی صاحب نے اطاعت اختیار کرکے بیعت کر لی۔ ادہر خواجہ صاحب کا یہ حال تھا۔ کہ وہ چوہدری فتح محمد صاحب کو جو اپنی سعادت و نیکی میں قابل رشک نوجوان ہے اور علم و معرفت میں خواجہ صاحب سے بدرجہا بہتر ہے۔ کو کہہ چکے تھے۔ کہ یہاں تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ بیان کرو گے۔ تم اور میں ایک چھت کے نیچے جمع نہیں ہو سکتے۔ اور اس غریب کو یہاں تک مجبور کیا گیا۔ کہ اسے الٹی میٹم دیا۔ کہ تم اپنے باپ کو لکھ کر وہ شیخ رحمت اللہ صاحب کے پاس تمہارا خرچ جمع کروا دے۔ تاکہ یہاں سے تم کو روانہ کیا جاوے۔ اس خود غرضی اور بے سامانی کی بھی کوئی حد ہے۔ اور پھر یہ کہ واقعات حضرت خلیفۃ المسیح تک نہ پہنچائیں

ایک طرف وہاں بے سر و سامانی کی کثرت کا یہ اظہار کر کے ایک اور آدمی طلب کیا جاتا ہے۔ دوسری طرف وہاں سے ایک کام کے آدمی کو رخصت کرنے کی مخفی تدبیریں جاری ہیں۔ ان حالات میں چوہدری فتح محمد صاحب کو خواجہ سے الگ ہونا پڑا۔ بلکہ صاف الفاظ میں خواجہ نے تو عزیز الطرفین کہہ کر یک بینی و دو گوش نکالدیا۔

حضرت خلیفہ ثانی کے سامنے اپنی خلافت کی ابتدائی گھڑیوں میں جو عین مرکز خلافت میں خطرناک فتنہ کی گھڑیاں تھیں۔ اس گتھی کو سلجھانا پڑا جس دانش اور تدبر سے آپنے اس سوال کو حل کیا ہے مجھے اس پر کچھ بھی ریمارک کرنے کی ضرورت نہیں۔ گو ہمیں منکرین خلافت نے جو اسوقت انجمن کے قابض تھے۔ خطرناک نقشہ برپا کر رکھا تھا۔ اور فنڈز کی یہ حالت کہ خزانہ خام کا خزانہ ہو رہا تھا۔ حضرت خلیفہ ثانی نے پورے استقلال اور خداداد تدبر اور نصرت سے ہر چہ بادا باد ہو کر چوہدری فتح محمد کو ولایت میں احمدی سلسلہ کی تبلیغ کے لئے ہدایت کرکے مامور کر دیا۔ اور ان کے اخراجات کی پوری سبیل کر دی۔ چنانچہ آج تک کہ اس پر ڈیڑھ سال گذرنے کو آیا چوہدری صاحب نہایت کامیابی کے ساتھ احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور وہاں سے ایک لعل نوجوان کو مشاہرہ دیکر اپنی مدد کے لئے کام پر لگا لیا ہے اور ستمبر میں قاضی عبداللہ صاحب بی اے۔ بی ٹی ان کی مدد کے لئے جا رہے ہیں۔ لنڈن کی تبلیغ اور اشاعت کے نتائج سے احمدی قوم واقف ہے جہاں خواجہ صاحب احمدیت کی تبلیغ سم قاتل سمجھتے تھے۔ وہاں اب احمدیت پھیل رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند پیشگوئیوں کو انگریزی میں شائع کیا گیا ہے۔ اور بعض ٹریکٹ شائع ہو چکے ہیں۔ اور اب وہ فرانسیسی زبان میں شائع ہو رہی ہیں خواجہ صاحب جب ولایت سے آئے ہیں تو انہوں نے شائع کیا تھا۔ کہ اب جنگ کی وجہ سے لوگوں کی توجہ اور طرف ہو رہی ہے۔ گویا ان کے خیال میں اشاعت و تبلیغ کے لئے اب موقع نہیں۔ مگر واقعات نے بتلایا ہے۔ کہ یہ محض ایک بہانہ تھا۔ ورنہ کام کرنے کے لئے وقت اب موزوں ہے پہلے سے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ کی وجہ سے ان قہری تجلیوں کی طرف لوگوں کی توجہ آسانی سے مبذول کرائی جا سکتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اپنے مامور و مرسل کی تائید کے لئے ظاہر فرمائی ہیں۔

میں کسی دوسرے وقت موازنہ کرکے دکھاؤں گا کہ خواجہ صاحب اور چوہدری صاحب کے کام میں کیا امتیاز ہے۔ خواجہ صاحب نے قوم سے ہزاروں روپیہ لے جن کا کوئی حساب انہوں نے پیش نہیں کیا۔ مگر انہیں اتنی توفیق نہ ہوئی کہ فرانسیسی میں چند سطریں ہی شائع کرتے۔ مگر حضرت فضل عمر کی ہدایات کے ماتحت جو کام ولایت میں ہو رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان خطبہ الہامیہ کا فرانسیسی ترجمہ چھپکر عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ اور اس کے لئے قوم سے کوئی چندہ نہیں لیا گیا۔ اسکے یہ معنی نہیں کہ وہ کسی غیر کے روپیہ سے طبع ہو رہا ہے۔ بلکہ وہ احمدی جماعت کے ہی افراد کی ہمت کا نتیجہ ہے۔ مگر یہ صرف ان احمدیوں کی مالی قربانی اور ایثار کا ایک نمونہ ہے۔ جو اسوقت

تاج برطانیہ کی حمایت کیلئے میدان جنگ میں ہیں

یہ روح اس سے پہلے نظر نہیں آتی۔ ایک قوم کے افراد میدان جنگ میں ہیں اور وہاں انہیں اپنے مشاغل سے بہت ہی کم فرصت ملتی ہے۔ لیکن اس پاک روح کا اثر اور جذب دیکھو۔ کہ وہ وہاں اپنے فرض سے غافل نہیں۔

ولایتی تبلیغ کے علاوہ آپنے تبلیغ و اشاعت سلسلہ کا ایک خاص صیغہ قائم کیا ہے۔ اور وہ **تبلیغی خط و کتابت کا صیغہ** ہے یہ صیغہ ایک مستقل صیغہ بن گیا ہے۔ مختلف اطراف سے طالبان حق کے خطوط آتے ہیں۔ اور وہ اسلام کے متعلق اور سلسلہ کے متعلق خطوط بھیجتے اور ان کے جوابات یہاں سے دئیے جاتے ہیں۔

محض اشاعت اسلام کے لئے حضرت فضل عمر نے ایک انجمن ترقی اسلام قائم کی جس کے ماتحت مبلغین اور واعظین اندرون ملک اور بیرون ملک میں کام کر رہے ہیں۔

ہندوستان اور پنجاب میں تبلیغ جسطرح ہو رہی ہے۔ اخبار بین دنیا اس سے ناواقف نہیں سمجھے اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں صرف یہ کہنا ہے۔ کہ پشاور سے لے کر بنگال تک اور کشمیر سے لے کر راس کماری تک یہ سلسلہ مبلغین کا پھیلا ہوا ہے۔ اور جوق جوق لوگ سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں۔

عوام کی تبلیغ کے علاوہ حضرت فضل عمر نے خواص اور رؤسا اور امراء کو تبلیغ کے لئے ایک جدید صورت پیدا کی۔ یہ سچ ہے۔ کہ عوام کی مجلسوں اور حلقوں میں لڑ رؤساء اور خواص نہیں آسکتے۔ اور ان کا بیشتر کیا کل حصہ اس بات سے محروم ہے۔ کہ کوئی واعظ حق ان کے پاس جاوے۔ اور ان کو وہ پیغام پہنچاوے۔ جسکو دیکر خدا تعالیٰ نے اپنا ایک نبی ہم میں نازل کیا۔ حضرت فضل عمر نے اس تبلیغ کا حق ادا کر دیا سلطان دکن اور دیگر رؤساء کے لئے ایک کتاب

تحفۃ الملوک

لکھی اور اپنے وفد کے ذریعہ اسے حضور نظام اور ریاست حیدر آباد کے قریباً کل عمائد رؤسا تک پہنچا دیا۔ اور ایک اور ریاست سے مراسلات کا سلسلہ جاری ہے۔

غرض جسطرح حضرت فاروق کے عہد میں اشاعت اسلام ہوئی اسیطرح یہاں اشاعت اسلام ہو رہی ہے۔ پھر حضرت فاروق کے عہد کا بڑا کارنامہ قرآن مجید کی حفاظت کا سوال ہے چنانچہ صاحب الفاروق کہتا ہے کہ۔

"اشاعت اسلام کے بعد اصول مذہب اور اعمال مذہبی کی ترویج تھی یعنی جن چیزوں پر اسلام کا مدار ہے۔ انکا محفوظ رکھنا اور ان کی اشاعت اور ترویج کرنی اس سلسلہ میں سب سے مقدم قرآن مجید کی حفاظت اور اسکی تعلیم و ترویج تھی۔ حضرت عمرؓ نے اسکے متعلق جو کوششیں کیں۔ انکی نسبت شاہ ولی اللہ صاحب نے نہایت صحیح لکھا ہے۔ کہ امروز ہر کہ قرآن مے خواند از طوائف مسلمین منت فاروق اعظم در گردن اوست"۔ قرآن مجید کی اشاعت و تعلیم کے لئے حضرت فاروق کی مساعی جمیلہ دیکھنے کے بعد میں دکھانا چاہتا ہوں کہ حضرت فضل عمرؓ نے اس خصوص میں کیا کیا ہے۔ یہ اگلے نمبر میں آپ پڑھیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

(باقی آئندہ)

خواجہ کمال الدین صاحب کا عذر گناہ بدتر از گناہ

اکنوں ہزار عذر بیاری گناہ را
مرشوے کردہ را نبود زیب دختری

خواجہ کمال الدین صاحب کے حرکات مذبوحی کے سلسلہ میں پہلا نمبر شائع ہوا تھا۔ کہ خواجہ صاحب کی انکشاف حقیقت میری نظر سے گذری۔ میں نے پسند کیا۔ کہ ضمناً خواجہ صاحب کے **عذر گناہ** پر بھی نظر کروں۔ جماعت کے ذی علم اور سمجھدار طبقہ کو مجھے کچھ بھی عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر ان لوگوں کو جو خواجہ صاحب جیسے پہلوان کے داؤ پیچ سے واقف نہیں۔) واقف کرنا ضروری ہے۔ خواجہ صاحب نے اپنی پہلی چٹھی میں ایک دعویٰ کیا تھا کہ اسوقت مباحثہ میں زیادہ تر تین قسم کے اصحاب نے حصہ لیا ہے۔ " اولاً وہ جو حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں بالکل کم سن تھے " اسپر ہمارے احباب نے جو اعلان خواجہ صاحب کی اس چٹھی کے جواب میں شائع کیا۔ اس میں ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ یہ حضرت **اولوالعزم** پر حملہ کیا گیا ہے۔ خواجہ صاحب اس سے اپنی **بریت** کرکے یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ انھوں نے حضرت **اولوالعزم** پر حملہ نہیں کیا۔ بلکہ مفتی صاحب کو خطاب کرکے کہا ہے " کہ مفتی صاحب میں یہ کہنا پسند نہیں کرتا۔ کہ آپ بھی لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں " چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ مفتی صاحب کو دھوکہ دینے کا الزام بھی دے رہے ہیں۔ اور پسند بھی نہیں کرتے میں اس لمبی بحث میں نہیں جانا چاہتا۔ مختصراً بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ خواجہ صاحب اپنے اس بیان میں **صریح دھوکہ** دے رہے ہیں۔ اور حق پسند قوم کو مغالطہ دینا چاہتے ہیں۔ ایک طرف تو وہ حضرت **اولوالعزم** پر خطرناک الزام غلط عقائد کی تعلیم کا دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف قوم کی ملامت سے بچنے کے لئے ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ انپر نعوذ باللہ یہ غلط الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ انھوں نے حضرت کے جگر گوشہ کو تکلیف دی۔

خواجہ صاحب نے اپنے اس انکشاف میں حضرت صاحبزادہ صاحب پر نہایت گندے حملے کئے ہیں۔ اور باوجود ان حملوں کے وہ کہتے ہے کہ مجھ پر یہ الزام ہے۔ کیا خواجہ نے نہیں کہا۔ کہ

" جماعت احمدیہ میں ان جدید عقائد پر تنازعہ ہو رہا ہے۔ جن کی تعلیم کی جرأت میاں محمود احمد صاحب کو غیر احمدی پبلک میں تو شاید نہیں۔ لیکن جن کی ترویج احمدی جماعت میں نہایت متشدد سے **غالباً اس لئے کی جاتی ہوگی۔ کہ جب تک عقائد کا اختلاف نہو۔ جماعت میں باہمی منافرت نہیں پھیلتی "۔**

خدا کے لئے غور کرو۔ کہ کیا صاف اور واضح الفاظ میں حضرت اولوالعزم کو عقائد کے اختلاف کا **معلم** قرار نہیں دیا اور وہ تعلیم بھی **جماعت میں منافرت کے اغراض کے لئے** - اس کا جواب بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کیا ہو۔

جماعت میں تفریق اور منافرت کا موجب تو وہ لوگ ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اول منافقانہ رنگ اختیار کیا۔ اور بعد میں کھلم کھلا اعلان جنگ کر دیا۔ اور جماعت کے **شیرازہ** کو منتشر کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ کیا خواجہ صاحب کو اپنے جدید **علم ادب** کے انکشاف اور نکات یاد نہیں ہے جس میں انھوں نے **خلافت** اور **اختلاف** کے ایک مادہ کا ذکر کرکے

خلافت حقہ راشدہ کی توہین کی تھی

اور **خلافت** کو نعوذ باللہ اختلاف کا موجب قرار دے کر ضمناً اپنے ہمسایوں کے اثر صحبت کا اظہار یعنی حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی توہین بے کیا۔

اسی طرح یہاں حضرت **اولوالعزم** کو تفرقہ زا بنایا۔ اور پھر گریہ مسکین بن کر احمدی قوم میں اپنی گئی ہوئی وجاہت کو قائم رکھنے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ یہ تو **ہم پر الزام ہے** - تم پر الزام نہیں۔ تم نے نہ ایک مرتبہ بلکہ متعدد مرتبہ حضرت اولوالعزم ہی کی نہیں۔ بلکہ حضرت **مسیح موعود** علیہ السلام کی اور **اہل بیت** کی توہین کا ارتکاب کیا۔ اور کرتے ہو۔

احمدی جماعت ان شرمناک **مطاعن** کو بھول نہیں سکتی۔ جو حضرت **مسیح موعود** علیہ السلام کے کفن کے متعلق خواجہ صاحب نے سمندر پار سے لکھ کر شائع کئے تھے۔ کوئی اس مالریشن کے **بت** اور مسیح کے **مجسمہ** سے پوچھے۔ کہ حضرت **اولوالعزم** کو حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف تعلیم دینے والا اپنے عقائد کو چھپانے والا اور جماعت میں منافرت پھیلانے کے لئے اختلاف عقائد کرنیوالا کہنا اگر توہین نہیں۔ اور جگر گوشہ رسول پر حملہ نہیں تو کیا وہ اس سے بھی بڑھ کر کچھ کہنا چاہتا ہے ؛

جماعت ان ابلہ فریبیوں میں اب نہیں آسکتی۔ یہ راز زیادہ دیر کے لئے اب مخفی نہیں رہ سکتا۔ خواجہ صاحب نے جو عذر اس الزام کا کیا ہے۔ وہ مندرجہ بالا **اقتباس** کے ذریعہ بالکل عذر گناہ بدتر از گناہ ثابت ہوتا ہے۔ تاہم جو جواب خواجہ صاحب نے دیا ہے۔ اس پر بھی نظر کرنی چاہیئے۔ خواجہ صاحب کہتے ہیں۔

" کہ مجھ پر یہ الزام ہے۔ اور میرے متعلق ایسا کہنا لوگوں کو دھوکا دینا ہے۔ کیوں ؟ وہاں لکھا ہے۔

" شائد آپ نے ذیل کی عبارت کو نہیں پڑھا۔ اب پھر پڑھو اور خط کردہ فقرہ پر غور کرو۔ **فریقین کے سرگردوں کو چھوڑ کر بدقسمتی سے یہ بحث ایسے ہاتھوں** میں آرہی ہے۔ جو اس کے اہل نہ تھے۔ اور تماشا یہ ہے۔ کہ جن بزرگوں کا میں ذکر کرتا ہوں۔ وہ اسوقت مہر خاموشی منہ پر لگائے بیٹھے ہیں۔ اور حیرت و استعجاب سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے "

فریقین کے سرگردوں کے الفاظ کو خط کشیدہ کرکے خواجہ صاحب نے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے۔ کہ حضرت اولوالعزم پر **کمسنی** اور کھیل کود میں مشغول رہنے کا الزام انھوں نے نہیں لگایا۔ بہت اچھا یہ جملہ جو خواجہ صاحب نے اپنے ڈیفنس میں پیش کیا۔ ان کی مزید حقیقت قلب کا انکشاف کرتا ہے۔ خواجہ صاحب کو معلوم ہے کہ احمدی جماعت کا **امام** ایک ہے۔ اور خواجہ صاحب نے جن بزرگوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کی **تخصیص** اور **تعین** آپ نے آگے چلکر کر دی ہے۔ کہ

" جن بزرگوں کا میں ذکر کرتا ہوں۔ وہ اسوقت مہر خاموشی منہ پر لگائے بیٹھے ہیں۔ اور حیرت و استعجاب سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے " ؛

یہاں سرگردوں سے تو خواجہ صاحب کی مراد ان لوگوں سے ہے جو چپ چاپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور حیران ہیں۔ کہ کیا ہو رہا ہے میں ان بزرگوں کی تعیین نہیں کرتا۔ لیکن اتنا کہتا ہوں۔ کہ وہ کوئی اور لوگ ہیں۔ کیونکہ حضرت اولوالعزم تو خاموش نہیں۔ انھوں نے **القول الفصل** اور **حقیقت النبوۃ** جیسی کتابیں شائع کی ہیں۔ اور اپنے خطبوں اور وعظوں میں تعلیم و تلقین کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ پھر وہ تو خاموش نہیں۔ یہاں خاموش رہنے والے بزرگوں کا ذکر ہے۔ اور جس پیرایہ میں ذکر کیا ہے۔ وہ نہایت ہی مذموم اور **تحقیر افزا** ہے۔ خواجہ صاحب نے ان بزرگوں پر خواہ وہ کوئی بھی ہوں۔ ایسا خطرناک الزام لگایا ہے۔ اور ایسی گندی گالی دی ہے۔ کہ خواجہ صاحب

بازی بازی باریش بابا ہم بازی

کے مصداق ہو گئے ہیں۔ **حق** کے اخفا کا ان کو مجرم قرار دیا ہے اور **ساکت عن الحق** کہہ کر معناً جو کچھ کہا ہے۔ میں اس کے اظہار سے ڈرتا ہوں۔ ایسی گندی گالیاں دے کر یہ شخص اپنے نامعقول اور قابل نفرین الزامات سے **بریت** چاہتا ہے۔ حالانکہ یہی عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔

یہاں تک تو میں نے خواجہ صاحب کے ایک عذر کا جواب دیا ہے۔

اور رد کیا ہے۔ کہ یہ شخص کسی **یتخبطہ من الشیطان** کا مصداق ہو کر بے سروپا باتیں کرتا ہے۔ اب میں اس کی حرکات مذبوحی کے سلسلے میں ایک بات لکھ کر آج کا آرٹیکل ختم کر دیتا ہوں۔

خواجہ صاحب کا حملہ جماعت پر

لوگ خواجہ صاحب کی مغالطہ افزا تحریروں کو غور سے پڑھیں تو ان میں ہی اس حقیقت کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ خواجہ صاحب نے کہنے کو تو شہادت طلب کی ہے مگر خواجہ صاحب کے نزدیک جماعت میں **ایک آدمی بھی قابل اعتماد نہیں۔**

خواجہ صاحب نے حضرت **مسیح موعود** کی جو توہین کی ہے وہ میں پچھلے نمبر میں دکھا چکا ہوں۔ اور حضرت **اولوالعزم** جو حملہ کیا ہے۔ وہ عیاں ہے۔ میں اب یہ دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ خواجہ صاحب کے نزدیک جماعت میں ایک بھی آدمی قابل اعتماد نہیں۔ نہایت غور سے خواجہ صاحب کے ان الفاظ کو پڑھو۔

"اسوقت مباحث میں زیادہ تر تین قسم کے اصحاب نے حصہ لیا ہے۔ اولاً وہ جو حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں بالکل کمسن تھے۔ جو ہمارے ہاتھوں پیدا ہوئے۔ اور غالباً حضرت کی وفات کے بعد سن ارشد کو پہنچے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی زندگی میں ان نوعمروں کے دن کھیل کود کے لئے زیادہ موزون تھے۔ اور یہ اسی میں رہے۔ ان کو بہت ہی کم موقعہ حضرت کی مجلس میں بیٹھنے کا ملا۔ اگر کبھی بطور شغل حضرت کی مجلس میں بیٹھ بھی گئے۔ تو بھی عقل کی پختگی یہاں تک نہ پہنچی تھی **کہ وہ حضرت کے منشاء کو ابھی سمجھ سکتے"۔**

یہ قسم اول ہے۔ قطع نظر اس بحث کے کہ یہ کن پر حملہ ہے۔ اور کیوں اتنا مطلب تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ لوگ بالفاظ خواجہ نہ قابل شہادت ہیں۔ **اور نہ انھوں نے حضرت کے منشاء کو سمجھا۔**

دوسرے گروہ کے متعلق کہا۔ "ثانیاً وہ اصحاب ہیں۔ جنھوں نے نہ حضرت اقدس کو دیکھا۔ نہ ان سے فیض صحبت حاصل کیا۔ وہ حضرت اعلیٰ کے وصال کے بعد بدقسمتی سے ان ایام میں داخل بیعت ہوئے جب تنازعات شروع ہو چکے تھے۔ اور ریشہ دوانیاں جاری تھیں۔"

یہ دوسری قسم کے لوگ بھی بالفاظ خواجہ قابل اعتماد نہیں۔ کیونکہ انھوں نے نہ حضرت کو دیکھا۔ نہ آپ سے کچھ سنا۔ اب تیسرے گروہ کا حال سنو۔ [illegible]

تیسرا گروہ: اس **کانشنس** رکھنے والا گروہ ہے۔ ان میں سے وہ بعض حضرت کی صحبت میں برسوں بیٹھے۔ انھوں نے جو کچھ حضرت صاحب سے سیکھا۔ وہ خود حضرت اعلیٰ کی زندگی ہی میں شائع کیا۔ ان کی تحریریں بھی موجود ہیں۔ ان میں سے بعض نے مستقل کتابیں حالی حضرت کے وصال کے بعد ہی لکھیں۔ **آج یہی لوگ اپنی تحریروں کے خلاف عقائد تبلیغ کر رہے ہیں۔** بعض ایسے بھی ہیں جو ایک وقت غیر احمدیوں کے اعتراضات پر جن باتوں کی تردید کرتے وہی باتیں آج وہ تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان سے نہ **ہمارا خطاب پہلے تھا نہ اب ہے**۔ ہم ان کو خدا کے سپرد کرتے ہیں۔"

اب ناظرین غور کریں اور خوب غور کریں۔ کیا خواجہ صاحب نے جماعت کی تقسیم تین حصوں میں کر کے

سب کو بے اعتبار نہیں کر دیا

خواجہ صاحب کی ظلم سے نہ حضرت اقدس محفوظ رہے نہ اہل بیت اور نہ حضرت خلیفۃ المسیح اور نہ جماعت۔ صاف ظاہر ہے کہ تین ہی قسم کے لوگ جماعت میں انھوں نے قرار دئیے ہیں۔ اور چوتھا گروہ سرکردہ لوگوں کا ان کے خیال کے موافق جماعت کو نعوذ باللہ گمراہ ہوتے دیکھتا ہے اور خاموش ہے۔

اے بزرگو! اور قوم کے دانشمند لوگو! خدا کے لئے غور کرو۔ اور سوچو۔ کہ پھر حضرت **مسیح موعود** کی جماعت کی جب یہ حالت ہے۔ تو خواجہ صاحب کی **طلبیدہ شہادت** کیا دن دکھیگی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہنے والوں کی ایک جماعت ہی اس قابل ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اظہار حق کرے۔ مگر بقول خواجہ صاحب ان لوگوں سے نہ پہلے خطاب تھا۔ نہ اب ہے انھوں نے اپنی پہلی تحریروں کے خلاف کیا۔ جماعت کی اس ہتک اور توہین کی بھی کوئی انتہا ہے؟

اسطرح جماعت کی ہتک یہ لوگ عرصہ سے کر رہے ہیں۔ اور دوسروں پر الزام دیتے ہیں۔ اس قسم کی مغالطہ افزا تحریروں اور تقریروں سے جماعت کو گمراہ کرنے کی بیسود کوشش خواجہ صاحب کر رہے ہیں مگر وہ دیکھیں گے۔ کہ

ہمیشہ کی طرح وہ ان میں ناکام رہیں گے

خواجہ صاحب اپنے مغالطہ افزا تحریروں سے چاہتے ہیں کہ ایک حق پسند قوم کو گمراہ کریں۔ مگر انھوں نے اور ان کے امثال اور رفقاء نے دیکھ لیا ہے۔ کہ اسوقت تک وہ اپنی ان تدبیروں میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ بلکہ ہر موقعہ پر انھوں نے سخت ندامت اور ذلت اٹھائی ہے۔ اور آئندہ انھیں پتہ لگ جائیگا۔

وہ بارہا یہ ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ قوم کی حالت بدل گئی ہے اور کوئی ان کی بات نہیں سنتا۔ کیا یہ تنبیہ انھیں کافی نہیں ہے؟

(باقی آئندہ)

ایک اور مبلغ لنڈن میں

ابھی کل کی بات ہے۔ کہ جزیرہ ماریشس کو ایک مبلغ حضرت خلیفہ ثانی نے روانہ کیا تھا۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اس کی کوششیں بار آور ہو رہی ہیں۔ اپنے قیام **کولمبو** میں اُسے وہاں ایک باقاعدہ جماعت بنانے میں کامیابی ہوئی۔ اور ماریشس جانے پر وہاں بھی احمدی جماعت قائم ہو گئی۔ ایسی جماعت جو مخلص احمدیوں کی جماعت ہے۔ جس نے ماہوار چندوں کا بھی انتظام کیا۔ اب دوسرا مبلغ لنڈن کو روانہ کیا جا رہا ہے یہ خبر پہلے سے شائع ہو چکی ہے۔ کہ وہ نوجوان جس کے حصہ میں اس خدمت کی سعادت آئی ہے۔ قاضی عبداللہ **بی۔ اے۔ بی۔ ٹی** ہے۔

لنڈن میں تبلیغ سلسلہ کا کام چوہدری **فتح محمد** صاحب کے سپرد کیا گیا تھا۔ وہ **فتح محمد** جس کو خواجہ صاحب نے کہا تھا۔ کہ اگر تم حضرت صاحب کا نام لوگے۔ تو تم اور میں ایک چھت کے نیچے نہیں رہ سکتے وہ **فتح محمد** جس کو خواجہ صاحب نے کہا تھا۔ کہ اپنے والد کو لکھو۔ کہ تمہارا سفر خرچ شیخ رحمت اللہ صاحب کی دکان پر جمع کرا دیں۔ اور تار دیں۔ تو تم کو یہاں سے واپس ہندوستان بھیجدیا جاوے

وہ فتح محمد صاحب کو خواجہ صاحب نے بیکار محض قرار دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کے فضل کا نشان ہے۔ کہ آج وہ لنڈن میں ایک کامیاب احمدی مبلغ کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔ اور کام کی وسعت نے اسے وہاں ایک **یورپین** کی خدمات لینے پر مجبور کیا۔ اور حضرت خلیفہ ثانی اس کا ہاتھ بٹانے کے لئے دوسرے مبلغ کو بھیج رہے ہیں چوہدری فتح محمد صاحب کی کامیابی کا بیشتر حضرت خلیفہ ثانی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اس لئے کہ چوہدری صاحب زمانہ سازی اور زبان کی چالاکیوں سے محض عاری ہیں۔ اور اسی لئے خواجہ صاحب کے کام کے نہ تھے۔ خواجہ صاحب نے ان کی **ناقابلیت اور بیماری** کا خوب اعلان کیا۔ بلکہ اپنے ایک مضمون میں یہ بھی ظاہر کیا کہ میاں صاحب نے چوہدری فتح محمد کو علیحدہ کر کے اچھا نہیں کیا۔ (حالانکہ آپ چوہدری فتح محمد کو وہاں سے نکال دینا چاہتا تھا) اور اس حالت میں اب چوہدری فتح محمد صاحب کی کامیابی محض ایک خرق عادت نہیں تو کیا ہے؟

خواجہ صاحب نے یہ بھی ظاہر کیا تھا۔ کہ چالیس برس سے کم عمر کا مبلغ آنا چاہئے۔ اور اپنے اس معیار کے خلاف مولوی **صدر الدین** صاحب کو وہاں بلایا۔ مجھے اس سے بحث نہیں۔ کہ خواجہ صاحب اور ان کے دوستوں کا انتخاب کس حد تک عمر کے لحاظ سے موزون ہے۔ اور نہ مجھے ان امور کے تذکرہ کی حاجت ہے۔ جو دو لنڈن میں گدھوں کے **تماشے** کے رنگ میں ہوتے ہیں۔ بلکہ مجھے یہ ظاہر کرنا ہے کہ چوہدری فتح محمد صاحب کے اعلیٰ درجہ کے نیک نمونہ کے جو خطوط آ رہے ہیں

اور خواجہ صاحب کی بکر مستزاد یہ ہم نے بھی جسکی تعریف کی ہے وہ بھی ایک اعجازی بات ہے۔

حضرت خلیفہ ثانی نے جو دوسرا مبلغ تجویز کیا ہے۔ وہ بھی ایک نوجوان اور مدرسہ تعلیم الاسلام کا **فرزند** ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ یہ **انتخاب** بھی بابرکت ہوگا۔

حضرت خلیفہ ثانی نے خدا تعالیٰ پر توکل کا عجیب نمونہ دکھایا ہے۔ اگر محض اسباب پر بھروسہ ہوتا۔ تو شائد قاضی **عبداللہ** کی جگہ کوئی گرم و سرد روزگار چشیدہ بزرگ بھی مل جاتا۔ مگر حضور نوجوان کو یہ جوان ہمت بھیج رہا ہے۔ اسے شائد پہلی مرتبہ لنڈن ہی میں تبلیغ و اشاعت کے لئے زبان کھولنے کا اتفاق ہوگا۔ حضرت خلیفہ ثانی فرمایا کرتے ہیں۔ کہ یہ ہمارا کام نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ آپ ان لوگوں کو ہر قسم کی طاقت دیگا۔

غرض قاضی **عبداللہ** جو اپنے ہم عصروں میں ہمیشہ ایک دیندار نوجوان کے رنگ میں دیکھا گیا ہے۔ اور قادیان کی سرزمین میں بچے سے جوان ہوا۔ اس پاک مقصد پر روانہ کیا گیا ہے۔ جماعت کو اپنے اس نوجوان کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔

جماعت کے فرض اور ذمہ داری میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔ لنڈن مشن کا خرچ اب پہلے سے دوگنا ہو گیا ہے۔ اور قاضی صاحب کو روانہ کرنے کے لئے ابتدائی اخراجات اور سفر خرچ کا بوجھ مزید براں ہے۔ یہ وقت پوری قربانی اور ایثار کا ہے۔ اور جماعت اس امر کی محتاج نہیں کہ بار بار اسے تحریکیں کی جائیں۔ لنڈن مشن کے لئے کم از کم **ایکہزار** روپیہ ماہوار چاہئے۔ اور ابھی حضرت خلیفہ ثانی دو اور مبلغ مختلف اطراف میں بھیجنے کے لئے طیار ہیں۔ اس لئے جماعت کو اس کے لئے فکر کرنا چاہئیے

یدخلون فی دین اللہ افواجا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ وحی نازل ہوئی تھی۔ اسوقت کوئی شخص یہ خیال بھی نہ کر سکتا تھا۔ کہ کوئی ایسا وقت بھی جماعت پر آجائیگا۔ جبکہ فوج در فوج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے لیکن واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ خدا کی باتیں کسطرح پوری ہو رہی ہیں مولوی سید عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ کے ذریعہ جماعتوں کی جماعتیں اس سلسلہ میں داخل ہو چکی ہیں۔ اور ابھی کشمیر سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں ایک **پورا گاؤں** حضرت **خلیفہ ثانی** کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوا ہے۔

ادہر پایونیر میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ کنانور (مالابار) میں احمدی جماعت کی تعداد تین ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ وہاں احمدی جماعت کے بعض لوگوں کو سخت دکھ دیا گیا۔ اور انہیں ہر طرح سے تکلیف پہنچائی گئی۔ ایک ان میں سے ہسپتال میں پڑا ہے۔ اور ایک انہی جانستان تکلیفوں میں شہید ہو گیا۔ ان کی تکالیف اور مصیبتیں اب بارور ہو رہی ہیں۔ وہاں کی مسلمان جماعت کو ایک دہچکا لگا ہے۔ ان احمدیوں کے حوصلہ اور برداشت نے لوگوں کو سلسلہ کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اور جماعتوں کی جماعتیں سلسلہ میں داخل ہو رہی ہیں۔ فی الحقیقت ایسا ہی ہونا چاہئے تھا وہ نفوس جنھوں نے سلسلہ سے علیحدگی اختیار کی۔ ان کے بدلہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق ایک قوم کو لانا تھا۔

ہر روز جسطرح خطوط بیعت آ رہے ہیں۔ کاش وہ دیکھتے۔ تو انہیں معلوم ہوتا۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل کی بارش کسطرح ہو رہی ہے۔ سچ ہے۔

وہ خدا میرا جو ہے جوہر شناس
اک جہاں کو لا رہا ہے میرے پاس

قادیان اور بٹالہ کی سڑک

قادیان کی مقامی ضرورتوں پر الحکم کو خصوصیت سے لکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور یہ خدا کے فضل کی بات ہے۔ کہ اس کی تحریکیں عموماً کامیاب ہوئی ہیں۔

قادیان اور بٹالہ کی سڑک کا معاملہ اب جماعت احمدیہ میں خصوصیت سے محسوس ہو رہا ہے۔ مختلف جگہ کی جماعتیں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کو لکھ رہی ہیں۔ اور یہاں ان کی درخواستوں کی نقول صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں آ رہی ہیں کہ صدر انجمن بھی اس پر توجہ کرے۔ اور مقامی افسران کو متوجہ کرے۔

قادیان اور بٹالہ کی سڑک کے پختہ کئے جانے کا سوال ایک عرصہ سے مقامی حکام کے سامنے ہے۔ بلکہ میجر ایلیٹ صاحب بہادر سابق ڈپٹی کمشنر اس کو گونہ طے کر گئے تھے۔ اور اپنے قائم مقام کے لئے ایک یادداشت چھوڑ گئے تھے۔ ہمارے موجودہ **ڈپٹی کمشنر** بہادر کو بھی خصوصیت سے توجہ ہے اور سڑک پر مٹی ڈالنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ ایڈیٹر الحکم نے ایک ملاقات میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو توجہ دلائی تھی۔ کہ جو مٹی ڈالی گئی ہے۔ وہ چونکہ سڑک ہی میں سے کھود کر ڈال دی گئی ہے۔ اسکی وجہ سے سڑک کی حالت نہایت خطرناک ہو گئی ہے۔ اور اکثر یکوں کے الٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ کیونکہ جس حصہ میں مٹی ڈالی گئی ہے۔ اس پر تو یکہ قطعاً چل نہیں سکتا۔ اور جو حصہ باقی رہ گیا ہے وہ خراب اور شکستہ حالت میں ہے جس میں گڑھے پڑے ہوئے ہیں اگر اس پر جلد توجہ نہ کی گئی۔ تو اندیشہ ہے کہ کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی طبیعت معاملہ فہم واقع ہوئی ہے۔ اور رفاہ عام کاموں میں پوری مستعدی سے کام لیتے ہیں اس لئے جسقدر جلد ممکن ہو۔ اس نقص کی اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں گے۔

قاضی عبداللہ صاحب کی روانگی

۶ ستمبر کو بعد نماز ظہر ٹھیک ۳ بجے حضرت **خلیفہ ثانی** قاضی عبداللہ صاحب کو روانہ کرنے کے لئے نکلے۔ اور سڑک پر جو کنواں آتا ہے وہاں تک مشایعت کے لئے تشریف لے گئے۔ قادیان کی مقیم جماعت آپکے ہمراہ تھی۔ آپ نے قاضی صاحب کو اپنے ہاتھ سے نصائح لکھ کر دیں۔ جو نہایت قیمتی اور قابل قدر ہیں۔ وہ انشاء اللہ العزیز جلد شائع ہو جائینگی۔ حضرت خلیفہ ثانی نے ان نصائح میں کام کرنے کے عملی طریق اور **توکل علی اللہ** اور دعاؤں پر زور دینے اور **کفایت شعاری** اور سادگی کی تعلیم دی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر وہاں گورنمنٹ برطانیہ کی ہوا خواہی اور ایسے لوگوں سے الگ رہنے کی ہدایت کی ہے جو آزادی کا بے جا استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے مشکلات پر غالب آنے کے اصول بھی بتائے ہیں۔

غرض وہ نصائح پڑھ کر معلوم ہوگا۔ کہ جو لوگ **خلیفہ ثانی** کو بچہ کہتے ہیں انکے وہم میں بھی وہ باتیں نہیں آسکتیں۔ اور اگر ان نصائح سے کوئی اندازہ کرے تو اسے معلوم ہوگا۔ کہ ہدایات دینے والا بڑا مدبر۔ خدا پرست۔ متوکل دعاؤں کا عادی اور مختلف طبقوں میں طریق تبلیغ کا تجربہ کار ہے۔ زبانی بھی آپ ہدایات دیتے گئے۔ اور وہاں پہنچکر آپنے ایک لمبی دعا کی اور قاضی صاحب کو رخصت کر کے واپس آگئے۔ **مومن** کے ایمان بڑھانے کیلئے ہر بات ایک معرفت کا نکتہ ہوتی ہے اور ظالم معترض کے نزدیک وہی ٹھوکر کا پتھر۔ جب قادیان سے نکلے تو سخت دھوپ تھی ماسٹر عبدالرحیم صاحب نے کہا۔ کہ **حضرت صاحب کے ساتھ ایک بادل ہوا کرتا تھا**۔ اس کے ساتھ ہی ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا اور سڑک تک جانے اور واپس آنے تک وہ رہا۔ مرزا نظام الدین صاحب کے باغ کے پاس پہنچے تو دھوپ نکل آئی غرض حضرت نے بڑی محبت اور دعاؤں کے ساتھ اپنے خادم کو روانہ کیا ہے۔ [illegible] عبدالرحمٰن صاحب قادیانی اور ماسٹر عبدالرحیم صاحب بھی ہمراہ گئے جبوقت یہ پرچہ ناظرین کے ہاتھ میں ہوگا ہمارا عزیز مبلغ کو ریکونے جاتی ہوگی۔ وہ مدراس سے سیلون جائیگے۔ اور وہاں سے **لنڈن**۔ خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

احمدی قوم ایک زندہ قوم ہے

کسی قوم کی زندگی اور موت کا سوال ایک عجیب سوال ہے۔ اور یہ اسوقت تک پیدا نہیں ہوسکتا۔ جبتک کہ اس قوم کے افراد اپنے اندر زندگی کی روح نہ رکھتے ہوں۔ ان کی حس بالکل مرچکی ہوں۔ اور یہ محسوس نہ کرسکیں۔ کہ ان کی رفتار کیسی ہے۔

لیکن جو قوم کہ اپنے اندر ایسی رحیں رکھتی ہو۔ جو خود زندہ ہوں اور وہ اپنی قوم کی حالت کا بخوبی اندازہ لگا سکیں کہ وہ کس رفتار پر ہے۔ اس کی چال میں کوئی فرق تو نہیں آیا وہ قوم بیشک ایک زندہ قوم ہوتی ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ زندہ لوگ ایک گاڑی کو جس کے پرزے اگرچہ کہنہ اور زنگ آلودہ ہوں کھینچ سکتے ہیں۔ اگرچہ تعداد میں کم کیوں نہ ہوں۔ مگر مردے اگر ہزار بھی ایک ایسی گاڑی کے پاس پڑے ہوئے ہوں۔ جو کہ ایک ذرا سا دھکا دینے سے خود بخود چل سکتی ہے۔ تو بھی نہیں چلا سکتے

پس کسی قوم کی زندگی اس کے زندہ افراد سے ہی ثابت ہوسکتی ہے۔ ورنہ ہزاروں قومیں دعویٰ کرتی ہیں۔ اور میں نہیں کہ سکتا کہ وہ دعوے اپنی جگہ صحیح ہے یا نہیں۔ مگر یہ تب ہوسکتا ہے جبکہ ان لوگوں میں کوئی خاص ممتاز شخص ہو۔ جو کہ اس کے پرزوں کا واقف ہو۔ اور وہ جب اپنے مددگاروں کو بلائے وہ لبیک کہتے ہوئے چلے آئیں۔ وہ اس گاڑی کو جس کا نام قوم ہے تمام خطروں سے بچائیں۔ اور اگر ان کے علم سے باہر کوئی خطرہ ہو۔ تو فوراً اس مدرسے جہاں اس نے تعلیم پائی۔ پوچھ لیں۔ احمدی قوم نے ایک ایسے چہرے کو دیکھا ہوا ہے جو کہ واقع ہی ناخدا تھا۔ اور خطروں سے بچاتا تھا۔ اور جبکہ اس کی طاقت سے باہر کوئی مصیبت آتی۔ تو وہ خود اپنے اس مدرسے جو کہ اسی علم کا تھا۔ پوچھتا۔ اس نے جب لوگوں کو پکارا۔ کہ قوم کی گاڑی کے پرزے کمزور ہوتے ہیں۔ آؤ درست کریں۔ فوراً لوگوں نے لبیک کہی۔ اسلام کی کشتی بالکل ڈوب چکی تھی۔ اسے نکالا۔ اور اسلام کی وہ مدد کی۔ کہ اسلام پھر نئے سرے سے زندہ ہوگیا۔ اور اسلام کے سوکھے ہوئے باغ کو ہرا کردیا۔ اور وہ لوگ پیدا کرگئے۔ جو کہ کام کے ماہر ہوگئے۔ اور ہمیشہ بلانے پر اٹھتے ہیں۔ کونسا حکم ہے جو اس نے دیا۔ اور اس زندہ قوم نے نہ سنا۔ اور لبیک نہ کہا۔ ہمیشہ جدہر اس کو بلایا گیا۔ یہ آئے۔ اور دوڑتے ہوئے آئے۔

اے زندہ قوم سن! زندہ قومیں ہمیشہ اپنے نشانوں کو ضائع نہیں ہونے دیتیں وہ بڑے زور شور سے ان کی حفاظت کرتی ہیں۔ تو ہی تو ایک زندہ قوم ہے۔ تجھ کو ان کاموں کی حفاظت بڑے زور سے کرنی چاہئے۔

دیکھ! اسلام کو اگر زندہ کیا۔ تو کس نے۔ قوم کے رہنما نے۔ جو خدا کی طرف سے آیا۔ پس یہ اس کا نشان ہے اور جبتک ہم اس کی حفاظت کررہے ہیں۔ زندہ ہیں۔ اور جب ہم نے اس کی حفاظت چھوڑ دی۔ سمجھ لینا کہ ہم خود نہیں ہیں۔ اسلام کو توڑنے کے لئے تمام دنیا کے لوگ کوشش کررہے ہیں۔ غیر قومیں ہیں۔ تو آج ان کا نشانہ اسلام ہو رہا ہے۔

اور اگر کوئی بدبخت ہم سے جدا ہوتا ہے۔ تو اس کا نشانہ بھی اسلام ہی ہے۔ پس خوب یاد رکھو۔ ہمارا سب سے بڑا اگر کوئی قلعہ ہے۔ اور اگر کوئی چیز ہمارے پاس ہے۔ تو وہ اسلام ہے۔ دشمن اس پر حملہ کرتا ہے پس بے خبر مت ہو۔ کہ وہ مضبوط ہے۔

بلکہ اے زندہ قوم! اٹھ اور تیار ہو کر کمر ہمت باندھ لے۔ اور وہ جو کہ آج اسلام کے خلاف ہیں۔ ان کو بتا دیا جاوے۔ کہ اسلام زندہ ہے۔ اس کے لئے ہم کو ضرورت ہے۔ کہ ہم ایسے مبلغ تیار کریں۔ جو کہ ان تمام باطل کے بتوں کو توڑ دیں۔ جو کہ اسلام پر حملہ کرتے ہیں۔

پس ہمارے لئے ایسے مبلغین کی از حد ضرورت ہے۔ جو کہ دوسرے مذاہب کو جڑ سے اکھاڑ دیں۔

اے قوم دیکھ! اس مسیح کا پاک بیٹا فضل عمرؓ کے نام سے ہم میں کھڑا ہوا ہے۔ اس نے اپنے باپ کے نام کو چلایا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی مدد کی۔ اور آج باپ کے بعد وہ تم کو بلاتا ہے۔ اے قوم! تم نے اس کی ہر آواز کا جواب اثبات میں دیا۔ اور اس کے ہر حکم کو اطاعت کی نظر سے دیکھا۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ اسلام کو آج دشمنوں سے بچانے کے لئے تمام دنیا میں احمدیت کے سچے اسلام کے مبلغ بھیجے۔

پس اے زندہ قوم! اپنے امام کی آواز کو سن۔ اور لبیک کہو۔ دیکھ! اسلام کے ساتھ ہم زندہ ہیں۔ ورنہ یاد رکھو ہم نہ ہوں گے۔

دشمن آج تلا ہوا ہے۔ کہ اسلام کو تباہ کردے پس فضل عمر کے حکم کے ماتحت تو وہ کام کر۔ جو کہ تیرا شیوہ ہے یعنی جب تجھ کو بلایا۔ تو نے لبیک کہا۔

پس اس وقت ایسے مبلغوں کو بھیجنا اسلام کو ہی زندہ کرنے کیلئے نہیں ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو زندہ کرنے کے لئے۔ اپنے مالوں کو نکال کر اس شخص کے حضور جس کو خدا نے چنا اور ہم سب کا امام بنا دیا۔ اور جو آج اسلام کا ناظر ہے۔ رکھ دے تاکہ وہ تمام ان حملوں کو جو اسلام پر ہو رہے ہیں۔ دفع کرسکے۔

اے قوم! اے زندہ قوم!! میں بہت زور دار لفظوں میں تیرے پاس اپیل نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ زور سے پکارنا تو سوئے ہوؤں کے لئے ہوتا ہے۔ تجھ کو تو حضرت مسیحؑ نے جگا دیا تھا۔ تو ہمیشہ تیار رہتی ہے۔

پس جو قوم ہلکی سی آواز کو بھی سنتی ہے۔ اس کو زور زور سے کہنا اس کی ہتک کرنا ہے۔

میں پھر یہ کہتا ہوں۔ کہ زندگی تب ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ اگر ہم اسلام کو زندہ رکھیں۔ اور حضرت فضل عمرؓ کے ان حکموں کو جو کہ آپ نے دیئے۔ نہ صرف قول سے بلکہ فعل سے کر دکھا دیں۔ والسلام

(ابن یعقوب)

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے خاندان نبوت میں ہر طرح خدا کا فضل و کرم ہے۔

۲۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب جالندھر سے پانی پت تبدیل ہوئے۔

۳۔ مولانا میر محمد سعید صاحب حیدر آبادی نے بڑی محنت سے قرآن مجید معہ ترجمہ اور تفسیر چھپوا کر شائع کیا ہے۔ ان کی ہمت محنت قابل داد ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے بابرکت فرماوے مفصل اس پر پھر لکھو نگا

۴۔ قرآن مجید کا ترجمہ اور طبع کا کام جاری ہے جو انجمن ترقی اسلام کی زیر نگرانی حضرت خلیفہ ثانی کررہی ہے۔

۵۔ میر قاسم علی صاحب کے اخبار کی ضمانت پانچسو رہ گئی الحمد للہ اب **فاروق** جلد شائع ہوگا۔

اے خدا میری اولاد مرجع شاہان ہو۔ ہمارا اس بات پر ایمان ہے جب کہ یہ بات پوری ہوگی ۔ ادہر حضرت صاحب کو الہام ہوتا ہے۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈہونڈیں گے ۔ یہ الفاظ پورے ہوں گے ۔ اور ضرور ہوں گے ۔ ہم کو ان سے خوشی ہوتی ہے ۔ اور ضرور ہوتی ہے ۔ کیونکہ وہ کپڑے جو کہ جولاہوں یا انگریزوں کے بنے ہوئے ہیں ۔ ادھرت کچھ مدت اس کے بدن سے لگنے سے ایسے پاک ہوگئے کہ لوگ ان سے برکت ڈہونڈیں گے ۔ اور بہت بہت روپیہ خرچ کرکے ان کو حاصل کریں گے ۔ پس جب بادشاہ آویں گے ۔ تو اپنے ساتھ خزانہ لادیں گے ۔ بیشک یہ بڑی خوش کن خبر ہے ۔ مگر ہمارے لئے اس میں ایک فکر کی بات بھی ہے ۔ جس کا ہم کو ابھی سے تدارک کرنا چاہئے ۔ آپ کہیں گے ۔ کہ روپیہ آویگا ۔ بادشاہ آوینگے اللہ تعالے کے دین کو تقویت حاصل ہوگی ۔ اس میں فکر کی کیا بات ہے ۔

اصل بات یہ ہے ۔ کہ اسوقت تمکو نیکوں کی توفیق کم ملے گی ۔ جسقدر تمہارے آج مالوں کی ضرورت ہے اس وقت نہ ہوگی ۔ پس آج اگر تم ایک مٹھی جو دوگے ۔ تو اس کا اجر بڑا ہوگا ۔ اور جسوقت اسلام کو تقویت حاصل ہوجاویگی اسوقت چنداں ضرورت نہوگی ۔ پس ہم کو خیال کرلینا چاہئے کہ آج سے دس سال بعد بادشاہ برکت ڈہونڈیں گے ۔ یہ کچھ مشکل نہیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنے کام کو بڑی سرعت سے کررہا ہے دنیا میں تغیر عظیم واقع ہورہا ہے ۔ پس تم سمجھ لو ۔ کہ چند سال اور تکلیف کے ہیں ۔ اور ان ہی دنوں میں ہم اسلام کی مدد کرسکتے ہیں ۔ اور ثواب لے سکتے ہیں ۔ پھر اور لوگ آجاویں گے ۔ اور پھر ان کا بھی پتہ نہیں کہ کب آجاویں ۔ اس لئے نیکیوں میں بڑہو ۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ کہ کون ہے جو مجھ کو قرضہ حسنہ دیتا ہے پھر فرماتا ہے ہم کو تو تمہارے مال کی ضرورت نہیں ہے ۔ مگر یہ محض اس لئے کہ ہم تم کو بڑھا کردیں ۔ پس آج اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو ۔ تاکہ تم کو زیادہ دیا جاوے

نوٹ :- چونکہ یہ ایک دردمند دل کی صدا تھی ۔ اس لئے اکارت نہیں گئی یہ اور اس تقریب پر چندہ بھی ہوگیا ۔ باہر کے احباب بھی اس میں حصہ لیکر عنداللہ ماجور ہوں ۔

(شیخ محمود احمد)

خطبۂ نکاح

۲۳ - ماہ اگست پیر کا روز بھی احمدی تاریخ میں ایک قابل یادگار دن ہے ۔ جس میں بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی کے لڑکے عبدالقادر کا ۳۰۰ روپیہ مہر پر بلقیس بنت جعفر علی خان صاحب فیروزپوری سے عقد باندھا ۔ اور ایک خاص خطبہ نکاح پڑھا ۔ خاص اس لئے کہ اس خطبہ میں احمدی قوم کی اصلاح کے لئے خاص درد تھا ۔ اس میں قوم کو قوم بننے کی ہدایت تھی اس میں جھوٹی قومیت کو مٹا کر محض تقویٰ کو معیار عزت وعظمت بنانے کی نصیحت تھی ۔ اور ہمارے نزدیک خاص اس لئے بھی تھا ۔ کہ دولہا حضرت خلیفۃ ثانی کے ایک نہایت مخلص خادم کا لڑکا تھا ۔ پھر خاص اس لئے تھا ۔ کہ حضرت نے اسکے بار بار اعلان کی تاکید فرمائی ۔ اور بہت دعا کی ۔ غرض حضرت نے تاریخ مذکور کو جو خطبہ پڑھا ۔ وہ خاص خطبہ تھا ۔ اور جس شادی کی تقریب پر یہ خطبہ پڑھا گیا ۔ وہ بھی خاص شادی تھی ہم انشاءاللہ آئندہ اشاعت میں خطبہ کا خلاصہ بھی ہدیہ ناظرین کریں گے ۔

سیرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لائف (سوانحعمری) کا احساس اب قوم میں پیدا ہوگیا ہے ۔ اور ہر طرف سے آوازیں آنے لگی ہیں ۔ کہ لائف کی ضرورت ہے ۔ میں نے حضرت مسیح موعود کی لائف کا ایک زیادہ مرتبہ اعلان کیا اور باوجود اعلان کے لائف کا کوئی حصہ بظاہر پبلک میں نہیں آیا سچ ہے کہ مکتوبات احمدیہ بھی لائف ہی کا ایک جزو ہے ۔ مگر اس پر لائف کا اطلاق نہیں ہوسکتا ۔ اس اثنا میں جیسے لوگوں کی عادت ہوتی ہے میرے اس کام یا بعض دوسرے کاموں پر ریمارک کیا گیا ۔ کہ میں اعلان کرتا ہوں مگر کام نہیں کرتا ۔ مجھے اس قسم کے ریمارکوں کا جواب دینا مقصود نہیں میں اپنے رنگ اور اصول پر کام کرتا رہتا ہوں ۔ قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر کے خیال کو ایک وقت شائع کرنے کا ارادہ کیا گیا ۔ اور اس ضرورت کے احساس پر آخر میں نے اپنی ہمت کے موافق کم وبیش ان قسط میں ساڑھے بارہ کے قریب پارے شائع کردیئے ۔ اور اس تحریک نے اب مستقل طور پر ایک قرآن مجید چھپا دیا ۔ اور دوسرا ترقی اسلام کے ماتحت چھپ رہا ہے ۔ اسی طرح پر لائف کا کام ہے ۔ میں اس کے مواد جمع کرنے کی فکر میں رہا ۔ اور اس کام کی ترتیب اور اشاعت میں لگا رہا ۔ جو کام قوم کے کرنے کے ہوں ۔ جہاں مصنفین کے لئے بیکار اور محض ایک ہی کام کرنے کی ضرورت ہو ۔ وہاں وہ کام ایک شخص کو ایک سرو ہزار سودا رکھ کر کرنا پڑتا ہے ۔

مجھے اس بات کے کہنے کی ضرورت نہیں ۔ کہ میں اس کام کا اہل ہوں یا نہیں ۔ میرا ذاتی اعتراف ہے کہ نہیں ہوں ۔ مگر قوم کے اکثر وبیشتر حصہ کا حسن ظن ہے ۔ کہ میں اس کا اہل ہوں ۔

حضرت خلیفۃ ثانی نے مجھے اس کام کے کرنے کے لئے ارشاد فرمایا تھا ۔ اور میں نے یہ اقرار کیا تھا ۔ کہ میں اس خدمت کو سرانجام دینے کیلئے بجہ للہ تیار ہوں ۔ میں نے کچھ عرصہ پیشتر ایک سرکلر لیٹر کے ذریعہ اس تعداد کو معلوم کرنا چاہا تھا ۔ جو بہرحال کے خریداران کی ہوسکتی ہے ۔ مگر چونکہ عام طور پر قوم اس بات کی عادی ہورہی ہے کہ کتاب طبع ہو اور انکے پاس پہنچ جاوے ۔ میں اب زیادہ عرصہ تک اس کام کو معرض التوا میں رکھنا نہیں چاہتا اور اس رمضان میں دعاؤں کے ساتھ اسے میں نے ترتیب دینا شروع کردیا ہے اس کی ترتیب کی ایک تقریب یہ بھی نکل آئی کہ انجمن ترقی اسلام کے ماتحت مبلغین کی جماعت کے سامنے حضرت مسیح موعود کے سوانح پر لیکچر دیا ۔ جن میں سے ایک سوانح پر اور ایک آپ کے علم کلام پر تھے پسند کیا ۔ اس تحریک سے اسی مسودہ کی اشاعت کا انتظام کروں ۔ لائف کے یکدم شائع کرنے پر بہت وقت محنت اور روپیہ کے صرف کی ضرورت ہے اور اندیشہ ہے کہ اس لحاظ سے یہ کام بالکل معرض التوا ہی میں نہ رہے اس لئے میں نے پسند کیا ہے کہ حصص کی صورت میں اسے شائع کردوں میں کسی پیشگی قیمت نہیں چاہتا ۔ ہاں یہ چاہتا ہوں ۔ کہ کم از کم پانچسو (۵۰۰) ایسے مخلص احباب ہوں ۔ جو اس کی ہر جلد یا حصہ کی اشاعت پر فوراً اسے لے لیں میرے خریداران الحکم وتفسیر وغیرہ کے ساتھ قریباً بیس سال سے یہ دستور چلا آتا ہے کہ جو شخص جدید کتاب یا رسالہ نہ لینا چاہے ۔ وہ اطلاع دیدیتا ہے اور باقی کے نام سے وی پی کردیا جاتا ہے ۔ یہ طریق خریداران الحکم کے ساتھ تو جاری رہیگا دیگر احباب کو درخواست کرنی ہوگی ۔ پہلا حصہ اس سلسلہ میں انشاءاللہ العزیز بغیر کسی مزید توقف کے ۳۰ ستمبر ۱۹۱۵ء کو شائع ہوجاویگا ۔ جو ۲۲×۲۹ / ۱۶ تقطیع کے ۴ پونڈ کے کاغذ پر شائع ہوگا ۔ اور ہر جلد ۱۰۰ ایسے بڑے صفحوں سے کم پر شائع نہ ہوگی ۔ جسکی قیمت بمعہ محصول ڈاک ۱۲/ ہوگی ۔ صرف ایک سو جلدیں اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر طبع ہونگی ۔ اور وہ مجلد ہونگی ۔ اسکی قیمت عہ فی جلد ہوگی ۔ جو صاحب اسکے خریدار ہوں وہ اپنا نام درج کرالیں میں صرف ان لوگوں کو مخاطب کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود کے حالات پڑھنے کے عاشق زار ہیں ۔ جنکی دیرینہ آرزوئیں اسی رنگ میں پوری ہوسکتی ہیں سردست اس کتاب کی ایک ہزار جلدیں طبع ہونگی ۔ قدردانی بتادیگی کہ وہ کسقدر چھپنی چاہئے اسکو اجزا کی صورت میں اسلئے بھی چھاپنا پسند کیا ہے کہ یورپ وامریکہ میں بھی جو بڑی بڑی کتابیں ہیں ۔ وہ اجزا ہی کی صورت میں شائع ہوتی ہیں اگر احمدی قوم چاہتی ہے ۔ کہ یہ لائف جلد شائع ہو تو اسکا فرض ہے کہ میری مددگار ہو ۔ اگر ۵۰۰ احباب کے مستقل خریداری کا اعلان کرنے کے قابل کردیا ۔ تو میں خدا کے فضل پر بھروسہ کرکے اظہار کرتا ہوں ۔ کہ ہر تین ماہ کے وقفہ سے انہیں ایک جلد مل سکتی ہے سوانحعمری کیسی ہوگی مجھے اسکے متعلق کچھ بھی نہیں کہنا بجز اسکے اس شخص کی سوانحعمری ہے جو کل نبیوں کا موعود ہے اور آخری زمانہ کا مامور ہے ۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۵ء کا انتظار کرو خدا کے فضل سے اسی روز پہلی جلد شائع ہوگی ۔

خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

ایک نعمت

دق۔ سوزش۔ حلق۔ دمہ کے مریضوں کیلئے ایک بڑی نعمت

کاسنتک گولیاں درحقیقت مذکورہ بالا امراض کا فوراً خاتمہ کر دیتی ہیں۔ اور پھیپھڑوں کی امراض کا مجرب علاج ہیں۔ حلق کی غرغراہٹ آواز کے بھدے پن اور دوسری تمام شکایات کیلئے جو موسم کی تبدیلی یا سردی کے ہوجانے سے پیدا ہوجاتے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتی ہیں۔ گویوں کے لئے بڑھاپے میں آواز برقرار رکھنے کیلئے بہت ضروری ہیں۔ منگا کر آزمائیں +

قیمت فی ڈبیہ ۵۰ گولیاں

(عـــہ) ایک روپیہ

پتہ:۔ ویدشاستری منی شنکر گووندجی آسنتک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی
جلدی بیماری کی دوا

یہ تیل کئی ایک مفید دیسی اور ولایتی اسپتال کی تجربہ کی ہوئی دوائیاں ملاکر بنا ہے۔ اس سے ہر اقسام کے جلدی بیماری یعنی جیڑے کا مرض مثلاً خارش۔ کھجلی چاجن۔ ایرس وغیرہ ہوتے ہیں۔ برابر سے خراب ہوئے جیڑے میں بڑا اچھا فائدہ دکھلاتا ہے۔ جیڑے کی بیماری سے اکثر خون میں بھی نقص آجاتا ہے۔ اس حالت میں تیل لگانے سے پورا نفع نہیں ملتا۔ اسوجہ سے تیل لگانے کے ساتھ ہی خون صاف کرنے والی دوا ایڈرڈ انیڈ ڈ سالسہ بھی حسب ہدایت استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت فی شیشی ۸/ر۔ محصول ڈاک ایک سے چار تک پانچ آنہ ۵/ر۔ سالسہ قیمت ۶/ر محصول ۶/ر

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی
گھیگھے کی دوا

گھیگھا سخت اور بہت بڑا یا بہت دنوں کا ہوجانے سے آرام نہیں ہوتا مگر تھوڑے دن کا ورم رہتے ہی علاج برابر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے۔ ڈاکٹر برمن کی دوا ایسے گھیگھے کو آرام کرنے کا دعویٰ رکھتی ہے۔ دوا ایک مالش کرنا چاہئے۔ اس میں مرچ بھی بہت کم ہے۔ دوا ایک کھانے کی اور ایک لگانے کی ملتی ہے۔ جو کہ ہفتہ کے لئے کافی ہوتی ہے۔ قیمت کھانے کی دوا بارہ آنے ۱۲/ر لگانے کی دوا چار آنے ۴/ر محصول ڈاک ۵/ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے

بچہ اگر تندرست نہو تو اس کو فوراً اسکاٹس ایمشن دینا چاہئے۔ اسکے دودھ میں چند قطرے ملاکر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہوجاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے۔ استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہوجاتا ہے۔

اسکاٹ اینڈ بون مینوفکچرنگ کمپنیس لنڈن

صحت کے ساتھ ...

[illegible]

Doan's Backache Kidney Pills

[illegible]

۱۶ ستمبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر

جب سے حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کی طبیعت ناساز ہوئی ہے اور نیز اکثر احباب رخصت لیکر آئے ہیں اعلےٰ حضرت کا معمول سا ہو گیا ہے کہ قبل دوپہر تشریف لاکر مسجد میں بیٹھتے ہیں اور مناسب موقع کلام فرماتے ہیں - ۱۶ ستمبر کو شیخ نور احمد صاحب جالندہری چودھری نصر اللہ خانصاحب پلیڈر سیالکوٹ سے آئے ہوئے تھے اور بہی کئی احباب بیرونجات سے آئے ہوئے تھے شیخ نور احمد صاحب نے بنک کے سود کے متعلق تذکرہ کیا کہ بنک والے ضرور سود دیتے ہیں پھر اسے کیا کیا جاوے ؟

اس پر **فرمایا**

ہمارا یہی مذہب ہے اور اللہ تعالےٰ نے یہی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا روپیہ **اشاعت دین** کے کام میں خرچ کیا جاوے - یہہ بالکل سچ ہے کہ سود حرام ہے لیکن اپنے نفس کیواسطے اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں رہ سکتی ہے کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے نہ اللہ تعالےٰ کے واسطے - پس سود اپنے نفس کے لئے بیوی بچوں احباب رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لئے بالکل حرام ہے لیکن اگر یہ روپیہ خالصتہً **اشاعت دین** کے لئے خرچ ہو تو ہرج نہیں ہے خصوصاً ایسی حالت میں کہ اسلام بہت کمزور ہو گیا ہے اور پھر اسپر دوسری مصیبت یہہ ہے کہ لوگ **زکواۃ** بہی نہیں دیتے -

میں دیکھتا ہوں کہ اسوقت دو مصیبتیں واقع ہو رہی ہیں اور دو حرمتیں روا رکھی گئی ہیں - اوّل یہہ کہ زکواۃ جسکے دینے کا حکم تہا وہ دیتے نہیں اور سود جسکے لینے سے منع کیا تہا وہ لیتے ہیں - یعنے جو خدا تعالیٰ کا حق تہا وہ تو دیا نہیں اور جو اپنا حق نہ تہا اسے لیا گیا جب ایسی حالت ہو رہی ہے اور اسلام خطرناک ضعف میں مبتلا ہے تو میں یہی فتویٰ دیتا ہوں کہ ایسے سودوں کی رقمیں جو بنک سے ملتا ہے یکمشت **اشاعت دین** میں خرچ کرنی چاہیں میں نے جو فتوے دیا ہے وہ عام ہے ورنہ سود کا لینا اور دینا دونو حرام ہیں مگر اس ضعف اسلام کے زمانہ میں جبکہ مالی ترقی کے ذریعہ پیدا نہیں ہوئے اور مسلمان توجہ نہیں کرتے ایسا روپیہ اسلام کے کام میں لگانا حرام نہیں ہے -

قرآن شریف کے مفہوم کے موافق جو حرمت ہے وہ یہی ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے اگر خرچ ہو تو حرام ہے یہہ بہی یاد رکہو جیسے سود اپنے لئے درست نہیں کسی اور کو اسکا دینا بہی درست نہیں - ہاں خدا تعالےٰ کے قبضہ میں ایسے مال کا دینا درست ہے اور اسکا یہی طریق ہے کہ وہ صرف اشاعت اسلام میں خرچ ہو - اسکی ایسی مثال ہے جیسے جہاد ہو رہا ہو اور گولی بارود کسی فاسق فاجر کے ہاں ہو اسوقت محض اس خیال سے رُک جانا کہ یہہ گولی بارود مال حرام ہے ٹہیک نہیں بلکہ مناسب یہی ہوگا کہ اسکو خرچ کیا جاوے اسوقت تلوار کا جہاد تو باقی نہیں رہا اور خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہمیں ایسی **گورنمنٹ** دی ہے جسنے ہر ایک قسم کی مذہبی آزادی عطا کی ہے - اب قلم کا جہاد باقی ہے اسلئے **اشاعت دین** میں ہم اسکو خرچ کر سکتے ہیں -

---

مسلمانوں کی عام حالت کا ذکر کرتے ہوئے **فرمایا**

مسلمانوں کی حالت بہت خراب ہو گئی ہے ہر ایک قسم کی علمی اور عملی کمزوریاں ان میں آگئی ہیں - ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہیں جرائم پیشہ والے کثرت کے ساتھہ مسلمان ہیں جیل خانوں میں جاکر دیکھو جسقدر شدید اور سنگین جرائم ہیں انکے مرتکب مسلمان نظر آئیں گے اب یہ کسقدر عار کی بات ہے -

---

زکواۃ کیا ہے ؟ یوخذ من الامراء و یرد الی الفقراء - امراء سے لیکر فقراء کو دی جاتی ہے اس میں اعلےٰ درجہ کی ہمدردی سکہائی گئی تہی - اسطرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبہل جاتے ہیں - امراء پر یہ فرض ہے کہ وہ ادا کریں - اگر نہ بہی فرض ہوتی تو بہی انسانی ہمدردی کا تقاضا تہا کہ غرباء کی مدد کی جاوے - مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ہمسایہ اگر فاقہ مرتا ہو تو پروا نہیں اپنے عیش و آرام سے کام ہے - جو بات خدا تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے میں اسکے بیان کرنے سے نہیں رک سکتا اگر کسی کا ہمسایہ فاقہ میں ہو تو اسکے لئے شرعاً حج جائز نہیں مقدم ہمدردی اور اسکی خبر گیری ہے کیونکہ حج کے اعمال بعد میں آتے ہیں مگر آجکل عبادات کی اصل غرض اور مقصد کو ہرگز مد نظر نہیں رکہا جاتا - بلکہ عبادات کو رسوم کے رنگ میں ادا کیا جاتا ہے - اور وہ نری رسمیں ہی رہ گئی ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگوں میں حاجیوں کے متعلق بدظنیاں پیدا ہوتی ہوئی ہیں - کہتے ہیں ایک اندہی عورت بیٹھی تہی کوئی شخص آیا اور اسکی چادر چہین کر لے گیا وہ عورت چلائی کہ بچہ ! حاجیا ! میری چادر دے جا - اس نے اسکو پوچہا کہ مائی تو یہ تو بتا کہ یہ کیونکر تجہے معلوم ہوا کہ میں حاجی ہوں اسنے کہا تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایسے کام حاجی ہی کرتے ہیں - پس اگر ایسی ہی حالت ہو تو پھر ایسے حج سے کیا فائدہ ؟

حج میں قبولیت ہو کیونکر ؟ جبکہ گردن پر بہت سے حقوق العباد ہوتے ہیں - انکو تو ادا کرنا چاہیئے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قد افلح من زکّٰھا - فلاح نہیں ہوتی جبتک نفس کو پاک نہ کرے اور نفس تب ہی پاک ہوتا ہے جب اللہ تعالےٰ کے احکام کی عزت اور ادب کرے اور ان راہوں سے بچے جو دوسری کے آزار اور دکہہ کا موجب ہوتی ہیں -

انسان میں ہمدردی اعلےٰ درجہ کا جوہر ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا مما تحبون - یعنے تم ہرگز ہرگز اس نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے - جبتک اپنی پیاری چیزوں کو اللہ کی راہ میں خرچ نکرو -

یہ طریق اللہ کو راضی کرنے کا نہیں کہ مثلاً کسی ہندو کی گائے بیمار ہو جاوے اور وہ کہے کہ اچہا اسکو منس (راہ خدا پر دینا) دیتے ہیں - بہت سے لوگ ایسے بہی ہوتے ہیں کہ باسی اور سڑی ہوئی روٹیاں جو کسی کام نہیں آسکتی ہیں فقیروں کو دیدیتے ہیں اور سمجہتے ہیں کہ ہم نے خیرات کر دی ہے ایسی باتیں اللہ تعالےٰ کو منظور نہیں اور نہ ایسی خیرات مقبول ہو سکتی ہے وہ تو صاف طور پر کہتا ہے -

لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا مما تحبون

حقیقت میں کوئی نیکی نیکی نہیں ہو سکتی جب تک اپنے پیارے مال اللہ تعالےٰ کی راہ میں اسکے دین کی اشاعت اور اسکی مخلوق کی ہمدردی کے لئے خرچ نکرو -

(اس موقع پر ایک بہائی نے عرض کی کہ حضور بعض فقیر بہی کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی باسی روٹی دیدو پہٹا پرانا کپڑا دیدو وہ مانگتے ہی پرانا اور باسی ہیں ؟)

فرمایا کیا تم نئی دیدو گے ؟ وہ کیا کریں جانتے ہیں کہ کوئی نئی نہیں دیگا اسلئے وہ ایسا سوال کرتے ہیں - جہانتک ہو سکے مخلوق کے ساتھہ ہمدردی اور شفقت کرو - یاد رکہو شریعت کے دو ہی قسم کے حقوق ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد - مگر میں جانتا ہوں اگر کوئی بدقسمت ہو تو حقوق اللہ پر قایم ہونا سہل ہے اسلئے کہ وہ تم سے کہانے کو نہیں مانگتا اور کسی قسم کی ضرورت اسے نہیں وہ تو صرف یہی چاہتا ہے کہ تم اسے وحدہ لاشریک خدا سمجہو - اس کی صفات کاملہ پر ایمان لاؤ - اور اسکے رسولوں پر ایمان لاکر انکی اتباع کرو - لیکن حقوق العباد میں اکثر مشکلات پیدا ہوتی ہیں جہاں نفس دہوکہ دیتا ہے - ایک بہائی کا حق ہے اور اسکے دبا لینے کا فتویٰ دیتا ہے - مقدمات ہوتے ہیں تو چاہتا ہے کہ شریک کو ایک حبہ نہ ملے سب کچھہ مجہہ ہی کو مل جاوے - غرض حقوق العباد میں بہت مشکلات ہیں اسلئے جہانتک ہو سکے اس کی بڑی رعایت اور حفاظت کرنی چاہیئے ایسا نہو کہ آدمی دوسری کے حقوق تلف کرنے والا ٹہیرے اور یہہ سب کچھہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور توفیق سے ملتا ہے جسکے لئے دعا کی بڑی ضرورت ہے -

یہاں تک آپ نے بیان فرمایا تہا کہ اور احباب تشریف لے آئے حضرت حکیم الامۃ بہی آگئے - اسلئے سلسلہ کلام بند کر دیا - اور پہر آپ نے مکرر استفسار سود بنک کے متعلق فرمایا جو میں اوپر درج کر آیا ہوں - ازاں بعد **جاپان اور اشاعت اسلام** کے مضمون پر سلسلہ کلام شروع ہو گیا جسکا مفہوم درج ذیل ہے -

ایڈیٹر

مجہے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کو اسلام کیطرف توجہ ہوئی ہے اسلئے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں اسلام کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جاوے گویا اسلام کی پوری تصویر ہو - جسطرح پر انسان سراپا بیان کرتا ہے اور سر سے لیکر پاؤں تک کی تصویر کہینچ دیتا ہے اسی طرح سے اس کتاب میں اسلام کی خوبیاں دکہائی جاویں اسکی تعلیم کے سارے پہلوؤں پر بحث ہو اور اسکے ثمرات اور نتائج بہی دکہائے جاویں - اخلاقی حصہ الگ ہو اور ساتہہ ساتہہ دوسرے مذاہب کے ساتہہ اسکا مقابلہ کیا جاوے - **فرمایا** میرے نزدیک تو یہ ضرورت ایسی ضرورت ہے کہ جس شخص پر **حج** فرض ہے اسکو یہی چاہیئے کہ وہ ایسا روپیہ اس **دینی جہاد** میں صرف کر دے - ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پانچوں نمازیں اکہٹی پڑہنی پڑی تہیں - لیکن اب چونکہ تلوار کا جہاد نہیں بلکہ **صرف قلم کا جہاد** رہ گیا ہے اس لئے اسی ذریعہ سے اس میں ہمت - وقت اور مال کو خرچ کرنا چاہیئے - خوب سمجہ لو کہ اب **مذہبی لڑائیوں کا زمانہ نہیں** ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جو لڑائیاں ہوئی تہیں اس کی وجہ یہہ نہ تہی کہ وہ جبراً مسلمان بنانا چاہتے تہے بلکہ وہ لڑائیاں بہی دفاع کے طور پر تہیں - جب مسلمانوں کو سخت دکہہ دیا گیا اور ملک سے نکال دیا گیا اور بہت سے مسلمان شہید ہو چکے تب اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ اسی رنگ میں انکا مقابلہ کرو - پس وہ حفاظت خود اختیاری کے رنگ میں لڑائیاں کرتی تہیں مگر اب وہ زمانہ نہیں ہر طرح سے **امن اور آزادی** ہے - ہاں دسوم